



مسک
الہیہ
کادای

لاہور
الہیہ
کادای

پاکستان
کاترجان

سیدنا محمد داود غزنوی

سیدنا محمد اسماعیل سلمی

شماره: 42

جلد: 46

جلد: 46

عراق میں مظالم کی معافی نہیں تلافی کی ضرورت ہے

امیر محمد پروفیسر سید ساجد میر



سیدنا خلیفہ بن الیمان --- نبی کریم کے رازداں صحابی!



زلزلے

قرب قیامت کی نشانیاں یا اعمالِ بد کی سزا!



داعش

افکار و نظریات پر ایک نظر!



آخری آرام گاہ.....؟

نابالغ بچی کا نکاح.....؟

سانپ سے متعلق ہدایات.....؟

پیش قدمی

ملکی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ!

۲۶ اکتوبر کی دوپہر کو جب لوگ کاروبار حیات میں مصروف تھے۔ دو بج کر ۹ منٹ پر شدید ترین زلزلہ سے پورا ملک لرز اٹھا جس سے ہر شہری بے حد غمزدہ ہوا اور ہر طرف ایک شہ کا سماں تھا۔ محمد مہمیات نے اس ملکی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ قرار دیا ہے۔ زلزلہ کے جھٹکے وقفے وقفے سے جاری رہے اور اس کی شدت ۸.۱ ریشہ سکیل ریکارڈ کی گئی جبکہ ۲۰۰۵ کے زلزلہ کی شدت ۶.۶ ریشہ سکیل ریکارڈ کی گئی تھی۔ زلزلے کا مرکز اب گنی دوم بندو کش (افغانستان) تھا جس کی گہرائی ۱۹۳ کلومیٹر بتائی جاتی ہے۔ تاہم تقریباً ۱۰۰ کی بلندی سے جارتے تھیں صد افراد جاں بحق اور دو ہزار سے زائد لوگ زخمی ہو گئے جس سے سب اہل وطن شدید پریشان ہیں۔ بانی مالی نقصان زیادہ تر چترال، سوات، شانگلہ، اوند، دیوبند، باجورا، سوات، بگرام، پشاور، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی، لاہور، کوئٹہ، پشاور، مہمند، مردان، نوشہرہ اور پنجاب کے متعدد اضلاع میں ہوا ہے۔

اس المناک موقع پر وزیراعظم نے برطانیہ کا دورہ منظور کر لیا اور عمان، قطر، اومان، سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات کی ہدایت کی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے امیر شیخ پروفیسر ساجد میاں اور نائب امیر ڈاکٹر عبدالکریم (ایم این اے) نے زلزلہ سے بانی مالی نقصان پر کمرے افسوس کا اظہار کیا اور پاکستانی قوم کو تسلیت دی۔ اس گھڑی میں متاثرین کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

زلزلہ کی ہولناک تباہی و بربادی کی اطلاعات آنے پر قرآن مجید کی درج ذیل آیات یاد آ جاتی ہیں جن میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر آیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ پوری زمین کو ایک نہایت سخت اور ہولناک زلزلے سے ہلا ڈالے گا جس کے نتیجے میں کوئی عمارت کوئی پہاڑ اور درخت زمین پر باقی نہ رہے گا۔ سب غیب و افلاک برابر ہو جائیں گے تاکہ میدانِ حشر ہانکل ہموار اور صاف ہو جائے اور یہ معاملہ قیامت میں سچ ثابت ہو گا۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ ”جب زمین پر رسی طرح ہل جائے گی۔“ ﴿وَأُخْرِجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا﴾ ”اور اپنے بوجھ بابر نکال پھینکے گی۔“ ﴿وَقَالَتِ الْوُجُوهُ مَالِکُنَّ﴾ ”انہوں نے کہا۔“ اسے کیا ہو گیا ہے؟“

پہلی آیت کے حاشیہ میں حافظ صلاح الدین یوسف صاحب ملتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین بھونچال سے ساری زمین لرز اٹھے گی اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ یہ اس وقت ہو گا جب پہاڑ ہل جائے گا۔ موجودہ زلزلے نے بھی قیامتِ صغریٰ کا نقشہ پیش کر دیا ہے۔ یہاں ہم نے بھی اس بات پر غور کیا کہ زمین کی اور سوچنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ یہ آئے۔ زمین صاف و آراستہ ہو چکی ہے اور زمین پر ہر چیز سے ہم پر جو عذاب نازل ہو رہے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ کوئی پہلو ایسا نہیں ہو سکا کہ وہ اس کے باوجود قائم رہے۔ نہ ہو۔ کس کس بات کی تفصیل پیش کی جائے اور پھر ان جہومِ سمات کے بیان کا اس قسم کو کیا رائے ہے۔ یہ زلزلے کیوں آتے ہیں؟ کبھی اس پر بھی غور و فکر کیا ہے؟ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔ چونکہ الی اللہ کر لیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ یہ بات جس سے زمین کوئی زندگی مل جاتی ہے۔ فضلیں لہذا اٹھتی ہیں کئی بیہوشیوں کا تہہ بہ تہہ بتاتے ہیں جب انسان اس قدر غافل و غافل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی بات پر اتر آتا ہے تو یہی بارش طوفانِ باد و باران کی صورت اختیار کرتی ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ زمین کے منصوبہ رواں ہوتے ہیں۔ یہاں طرح طرح کی فصلیں اور نباتات کا شت ہوتی ہیں۔ یہاں پہاڑ بننے کے منصوبہ رواں ہوتے ہیں۔ پھر یہی دریا طغیانی اور سیلاب کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ یہ سچی بات ہے کہ انسانوں کو موت کی آغوش میں پہنچا دیتے ہیں۔

تاریخ انسانیت کا ورق پتہ پتہ دیکھتے ہیں کہ کبھی قوم کی بغاوت و سرکشی حد سے تیز ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مافرمانی میں اتنی بڑھ جاتی ہے کہ احساسِ زیاں بھی مراد ہو جاتا ہے تو پھر عذابِ الہی اس قوم کا مقدر بن جاتا ہے۔ قرآن پاک شاہد ہے کہ قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، اور قومِ لوط پہ عذابِ الہی نازل ہوا اور ان کا نام و نشان تک مت کمرہ کیا۔ مگر امتِ محمدیہ پر یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ انسان ہے کہ وہ کس عذاب سے

بشرِ انصاری

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 اداریہ
- 3 احکام و مسائل
- 4 زلزلے، نشانیاں، عبرتیں (خطہ حرم)
- 5 زلزلے، قریب قیامت کی نشانیاں
- 6 توبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل
- 7 سیدنا حذیفہ بن الیمان
- 8 دانش اور اس کے غمخیز ہونے کا
- 9 آل سعود اور ریح نظامت
- 10 حقوق العباد اور صلہ رحمی
- 11 تہذیب و تربیت
- 12 اخبار البکاء

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زرینجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”احل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرفہ بٹی چوک)
106، رادوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-3772525 فیکس: 042-37720257
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

ماہانہ	500/- روپے
شہانہ	300/- روپے
بارہ ماہانہ	550/- روپے
پندرہ ماہانہ	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

بجنر پروفیسر ساجد میاں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لکچر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 رادوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

پوری کی پوری تو ہلاک نہیں ہوئی البتہ اسے بطور تہیہ و سرنش ملے ہوئے عذاب ہوتے رہیں گے تاکہ یہ سنبھل جائے اور محبت حاصل کرے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے کہ
 ۞ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ ۚ ۞
 معنی چاہیے۔

نہ اس لیے احوال پر نظر، ایسے تو بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ملک میں رشوت ستانی عام ہے۔ سود ختم نہیں ہو رہا۔ چوری، کینٹ اور اغوا کی وارداتیں عام
 ہیں۔ فتنے، فلول اور بدعات و شر عام ہے۔ ملاوٹ اور کرپشن ختم نہیں ہوتی۔ ایسے حالات میں مصائب و آلام نازل کیوں نہ ہوں؟ یہ آسمانی اور ارشی آفات انسانوں سے ہے
 محبت و مروت کا سامان نہیں۔ لہذا اسے اپنے فکر و عمل میں سخت مہذب بنانی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا مطمح نظر بنالینا چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زلزلہ میں جان بحق
 ہونے والوں کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اوائقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

سعودی عرب کی مساجد میں بم دھماکوں کے بڑھتے ہوئے واقعات کی مذمت کرتے ہیں۔ ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث جمعہ 30 اکتوبر کو متاثرین زلزلہ کے ساتھ اظہارِ شجاعت کا دن منائے گی۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے سعودی عرب کی بعض مساجد میں بم دھماکوں سے بڑھتے ہوئے واقعات کی
 مذمت کی ہے اور ان واقعات کی ذمہ داری قبول کرنے والی تنظیم و اعش کو فتنہ پرور قرار دیا ہے۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے۔ سعودی
 عرب و عدم اتکام سے دوچار کرنا بیہودہ و نصاریٰ کا ایجنڈا ہے اور بدقسمتی سے داعش ان کے ایجنڈے کو آگے بڑھا رہی ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ حرمین
 شریفین سے خلاف ہونے والی سازشوں سے ہم بے خبر نہیں رہ سکتے۔ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمن امت مسلمہ کی وحدت کے مرکز سعودی عرب کو نشانہ بنا
 رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلام بے گناہوں کو قتل کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، جو لوگ اسلام کے نام پر بے گناہوں کو مار رہے ہیں وہ اسلامی دنیا کی
 خدمت نہیں کر رہے۔ اسلامی دنیا اور اس کی قیادت و برحق ہوئی شدت پسندی کو روکنے کے لیے مخصوص اقدامات کرنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی اور
 برطانوی سامران کے مظالم کے رد عمل کے نتیجے میں شدت پسندی پیدا ہوئی، بدقسمتی سے اس رد عمل کا بھی فائدہ وہی اٹھا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے گروہ و فرقہ
 ورنہ مصیبت کی آگ میں اپنے آپ کو جلا رہے ہیں۔ شدت پسندی اور عصبیت کو روکنے کے لیے ہمیں قرآن و سنت سے رہنمائی لینی چاہیے۔ پروفیسر ساجد
 میر نے کہا کہ آئی سی و اس بارے میں اپنا فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ جبکہ آئی سی اپنے اصلی فرائض سے غافل نظر آ رہی ہے۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان جمعہ 30 اکتوبر کو زلزلہ متاثرین کے ساتھ اظہارِ شجاعت کا دن منائے گی۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم
 (ایم این اے) نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جمعہ کے اجتماعات میں علماء و قدرتی آفات کے اسباب پر روشنی ڈالیں گے اور مساجد کے باہر متاثرین زلزلہ کی
 بحالی اور امداد کے سلسلے میں ریلیف کمپ بھی لگائے جائیں گے۔ ملک بھر کی مساجد میں جمعہ کے روز فہرڈ اکٹھا کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں شعبہ خدمت خلق
 کا اجلاس بھی طلب کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ علاقوں کی مساجد، مدارس اور گھروں کی بحالی کے لیے سروسے کیا جا رہا ہے اور معلومات حاصل کرنے
 کے لیے ٹیموں کا ہجوم خواہ جماعت سے امیر مولانا فضل الرحمن مدنی اور ناظم ڈاکٹر آرشاد کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

عراق پر ہونے والے مظالم کی تحقیقات ہونی چاہئیں معافی نہیں تلافی کی ضرورت ہے۔ پروفیسر ساجد میر

ٹونی بلیئر کی طرف سے معافی کے بعد عالمی عدالت میں جنگی جرائم کا مقدمہ درج کیا جانا چاہیے لہذا معافی سے زخموں پر مرہم نہیں رکھا جاسکتا

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی طرف سے عراق پر ہونے والے مظالم کی
 معافی پر اپنے رد عمل میں کہا ہے کہ معافی نہیں تلافی کی ضرورت ہے اور ٹونی بلیئر کے ساتھ سابق امریکی صدر بوش بھی مرکزی مجرم ہیں۔ ٹونی بلیئر نے اعتراف
 جرم کے بعد اسے خلاف عالمی عدالت میں جنگی جرائم کا مقدمہ درج کیا جانا چاہیے۔ اپنے بیان میں ان کا کہنا تھا کہ ٹونی بلیئر کس سے معافی مانگ رہے ہیں ان
 اکتوں عراقیوں سے جو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں؟ ایسی معافی سے امت مسلمہ کے زخموں پر مرہم نہیں رکھا جاسکتا۔ تلافی کی آج کے دور میں ایک ہی صورت
 ہو سکتی ہے کہ امریکی اور برطانوی افواج افغانستان اور عراق کا پیچھا چھوڑ دیں۔ ٹونی بلیئر نے جنگ کے کچھ پہلوؤں کے حوالے سے معذرت کی ہے لیکن انہوں
 نے جنگ شروع کرنے کے اپنے فیصلے پر کوئی ندامت ظاہر نہیں کی۔ ٹونی بلیئر نے عراق کے بارے میں اپنی حکمت عملی کی ناکامی کا اعتراف کر کے صدام حسین
 کے موقف کو قیچ ثابت کر دیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی دیگر مسلم ممالک میں مداخلت کی حکمت عملیاں بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ پروفیسر ساجد میر نے
 اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایک جنگی تحقیقاتی کمیشن بنائے جس میں عراق پر ہونے والے مظالم کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ جس میں ٹونی بلیئر کے ساتھ
 ساتھ سابق امریکی صدر بوش کو بھی پیش کیا جائے۔

احکام و مسائل

ماہنامہ
ابو محمد عبدالستار رحمہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلمان خان میاں چترال پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

نابالغہ کا نکاح

سوال

بہنوں! ان اپنی چھٹی کا چھوٹی عمر میں نکاح کر دیتے ہیں جو آئندہ کافی زندگی میں کئی ایک خرابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ شرعاً ایسا باطل ہے اور اپنی باغی ہو۔ اس نکاح پر راسخی نہ ہو تو شریعت میں اس کا کیا حل ہے؟ اس مسئلہ کے متعلق وضاحت سے تحریر کریں۔

جواب

نکاح سے وقت بڑی کا قتل اور بالغ ہونا چاہیے تاہم یہ ضروری نہیں بلکہ چھوٹی عمر میں بھی بچی کا نکاح کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح یا دہانہ کی عمر پچھ سال کی تھی اور جب رخصتی ہوئی تو ان کی عمر نو سال تھی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس نو سال تک رہیں۔ (بنی النکاح: ۵۱۹) اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ شوکانی فرماتے ہیں: ”باپ کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح بلوغت سے پہلے کرے۔“ (فیصل القرآن: ج ۱ ص ۲۵۲) حافظ ابن حجر نے اس بات پر علماء امت کا اجماع نقل کیا ہے۔ (فتح الباری: ج ۱ ص ۲۳۸)

اس مسئلہ میں صرف اس شہدہ کا اختلاف نقل کیا گیا ہے ان کا کہنا ہے کہ قبل از بلوغ نکاح جائز نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح آپ کی شخصیت پر مبنی ہے لیکن اس اختلاف کی بنیاد ہی دلیل پر نہیں اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت قرار دینا بھی غلط ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں۔ علماء امت نے اسے موم پر مبنی قبول کیا ہے۔ چنانچہ سرخیل محدثین امام بخاری نے اپنی تصنیف میں اس کے متعلق ہائیں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ”آدمی کا اپنی چھوٹی عمر کی اولاد کا نکاح کرنا۔“ (بخاری النکاح: باب نمبر ۳۸) پھر انہوں نے ایک قرآنی آیت سے اس مسئلہ کا استنباط کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(مطلقہ کی عدت تین ماہ ہونے کا حکم) ان کا بھی ہے جنہیں انہی نہیں لایا ہو۔“ (الطلاق: ۴)

یعنی مسمیٰ میں نکاح ہونے کے بعد اگر طلاق ہو جائے تو ایسی بچی کی عدت بھی تین ماہ ہے اس سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صغیر سنی میں نکاح جائز ہے۔ ہاں اگر بالغ ہو کر بچی اس نکاح پر راسخی نہ ہو تو شریعت نے خیار بلوغ کے ذریعے اسے خلاصی کا حق دیا ہے۔ لیکن یہ خیار بلوغ عرصہ دراز تک قائم نہیں رہتا بلکہ اگر کوئی نابالغ بچی اپنے سر پرست کے لیے بولے نکاح کو ناپسند کرتی ہے تو اسے چاہیے کہ سن تمیز و شعور کو پہنچتے ہی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر دے بصورت دیگر طرفین کی خاموشی سے رضامندی ہی تصور ہوگی اور خیار بلوغ ساقط ہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ صرف خیار بلوغ کے استعمال سے نکاح فسخ نہیں ہوتا بلکہ اس سلسلہ میں عدالت کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ اگر عدالت تک رسائی نہ ہو تو سربراہ آدمیوں پر مشتمل پنچائیت میں اپنا معاملہ پیش کر دیا جائے جب تک اپنی ناپسندیدگی کے اظہار کے بعد عدالت یا پنچائیت فیصلہ نہ کرے نکاح فسخ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ کیونکہ اس کے حق کو لازم کرنے اور فریق ثانی کو اس سے حق سے محروم کر دینے کا اختیار صرف عدالت یا اس کے قائم مقام پنچائیت کو ہے۔ واللہ اعلم!

سانپوں کے متعلق ہدایات

سوال

ہمارے گاؤں میں ایک عجیب واقعہ رونما ہوا کہ ایک نوجوان گھر میں نمودار ہونے والے سانپ کو مار رہا تھا کہ اچانک بے ہوش ہو گیا اور اس کی پشت اور چہرے پر سیاہ نشانات پڑ گئے نیز سانپ بھی بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ لوگوں میں مشہور ہے کہ وہ سانپ ایک جن تھا اور اس کی وجہ سے نوجوان بے ہوش ہوا سانپوں کے متعلق ہمیں شرعی ہدایات سے آگاہ کریں۔

جواب

سانپوں کی دو اقسام ہیں: ایک تو وہ سانپ ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں انہیں عوام اور ذوات البیوت کہتے ہیں۔ دوسرے وہ سانپ ہیں جو آبادی سے باہر رہتے ہیں۔ ان کو مار دینے کا حکم ہے خواہ انسان احرام کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک محرم کو مٹی میں برآمد ہونے والے سانپ کو مارنے کا حکم دیا تھا جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ (مسلم السلام: ۵۸۳۷)

جو سانپ آبادی یا گھر میں رہتے ہیں ان میں سے دو اقسام ایسی ہیں جنہیں فوراً مار دینے کا حکم ہے:

۱۔ دیریدہ سانپ جسے ”الایہ“ کہا جاتا ہے۔

۲۔ دو حاریوں والا سانپ جسے حدیث میں ذوطقتین کہا گیا ہے۔

ان کو مارنے کی یہ وجہ بتائی گئی ہے کہ یہ دونوں سانپ انتہائی زہریلے اور نقصان دہ ہوتے ہیں ان کی غیر مرئی پھوار سے بیہوشی ختم ہو جاتی ہے اور عورتوں کے مثل ضائع ہو جاتا ہے

ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ (مسلم، السلام: ۵۹۲۶)

ان دو قسم کے سانپوں کے علاوہ اگر گھر سے سانپ برآمد ہو تو اس کے متعلق شرعی ہدایات یہ ہیں کہ انہیں تین دن تک وہ گھر چھوڑ دینے کی وارننگ دی جائے اور ان کے رہنے کی جگہ کو خف کر کے انہیں گھر سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر تین دن تک گھر نہ چھوڑیں تو انہیں مار دیا جائے۔ اس سے قبل انہیں مارنے سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ بعض اوقات جن بھی سانپ کا روپ دھار لیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ گھر میں رہنے والا حقیقی سانپ نہ ہو بلکہ کسی جن نے سانپ کی شکل اختیار کر رکھی ہو۔ اگر تین دن کے دوران نکل جاتے ہیں تو وہ مسلمان جن بنے اور اس نے بات مان کر گھر چھوڑ دیا ہے۔ اگر تین دن وارننگ کے باوجود گھر سے نہیں جاتا تو وہ شیطان اور کافر جن ہے جسے مار دینے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ (مسلم: ۵۸۳۹)

اس امر کی وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ جن انتہائی لطیف جسم کے مالک ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت دے رکھی ہے کہ وہ خدایاں اجسام میں سے کسی کی بھی شکل اختیار کر سکتے ہیں جب وہ نظر آنے والی صورت اختیار کرتے ہیں تو ان کے لیے مناسب ترین شکل وہی ہو سکتی ہے جو نظر آنے کے باوجود پوشیدہ رہتی ہو سانپ کا جسم اس مقصد کے لیے سب سے مناسب ہے کیونکہ یہ مخلوق بھی اپنے بلوں میں چھپ کر رہتی ہے۔

سوال میں ذکر کردہ واقعہ سے ملتا جلتا ایک واقعہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رونما ہوا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک نوجوان رہتا تھا جس کی تاریخ زادہ شادی ہوئی تھی جب ہم غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کی طرف گئے تو وہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لینا آیا اور اپنے گھر لوٹ آتا تھا۔ ایک دن اس نے اجازت لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے ہتھیار کا کر جاؤ مجھے تم پر قریظہ کے حمل کا خطرہ ہے۔ اس نوجوان نے اپنے ہتھیار لیے اور گھر روانہ ہوا جب وہ آیا تو اس کی بیوی دروازے سے پاس کھڑی تھی۔ اس نے نیزے سے اپنی بیوی کو مارنے کی کوشش کی کیونکہ اسے غیرت نے آیا تھا۔ بیوی نے کہا پیٹھ پر حمل ہو کر وہ دیکھ گیا۔ مجھے اس پریشان کرنے والے واقعہ پر ہنسی آئی۔ چنانچہ وہ اپنے کمرے میں گیا تو وہاں ایک بہت بڑا سانپ تھا جو بستر پر کھڑی مارتے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نیزہ سے سانپ کی طرف بڑھا اور سانپ وہاں میں پروں پر اٹھ گیا۔ اس نے سر سے تن میں نیزہ سے کو سانپ کے سمیت گاڑ دیا اس دوران سانپ ٹرپ کر اس کے اوپر آگرا پھر پیٹہ نہ چلا کہ وہاں میں سے پیٹہ نکل کر سانپ باہر نکل گیا۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینہ میں کچھ جن تھے جو اسلام کے آنے سے قبل تھے جب قرآن کی طرف سے دینی بات دیکھتے تو تین دن تک انہیں خبردار کروا کر اس کے بعد بھی وہ نظر آئیں تو اسے مار دو کیونکہ وہ اسلام نہ لانے والا شیطان ہے۔“ (مسلم، السلام: ۵۸۳۹)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نوجوان نے گھر سے نکلنے والے سانپ کو وارننگ دینے بغیر نشانہ بنایا تھا اس لیے نقصان کا سامنہ کرنا پڑا۔ ممکن ہے کہ سوال میں ذکر کردہ نوجوان سے یہ بات پیش ہونے کی وجہ بھی یہی ہو۔ اسے جنوں نے زد و کوب کیا ہو اور ایسی ضربیں لگائی ہوں جن سے اس کے چہرے اور پشت پر سیاہ نشان پڑ گئے ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے موقع پر بعد ہی مرنے کی بجائے شرعی ہدایات کو مدنظر رکھا کریں جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ واللہ اعلم!

آخری آرام گاہ

سوال

قبرستان میں قبر پر جو کتبہ لگے ہوتے ہیں ان پر آخری آرام گاہ لکھا ہوتا ہے کیا قبر واقعی انسان کے لیے آخری آرام گاہ ہے؟ کیا اس طرح کے الفاظ لکھنے یا نہ جاننا جہنم کی آفتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اس لیے بھیجا ہے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کر کے آخرت کی کامیابی حاصل کرے انسان اپنی حیات مستعار ہے، دن پورے رات پورے بالآخر عالم آخرت و سعادت یا عذاب ہے۔ نہ آخرت کی پہلی منزل قبر ہے جسے عامۃ الناس آخری آرام گاہ سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ یہ آخری نہیں بلکہ منزل مقصود ہے۔ انسان منزل ہے۔ البتہ اس میں انسان و اپنی کامیابی یا ناکامی کا پتہ چل جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”قبر جنت کے بانچوں میں سے ایک بانچہ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔“ (ترمذی التبیان: ۲۴۶۰)

قبر آرام گاہ ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے ہمیں تو اس کے احکام کی بجا آوری کرنا ہے۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دین کو قبول کر کے اسے خود پر نافذ کرتا ہے اس سے متعلق امید کی جاسکتی ہے کہ قبر اس کے لیے آرام گاہ ہو لیکن پورے وثوق سے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ واقعی اس کے لیے آرام گاہ ہی ہے۔ قبر کے بعد جنت تک پہنچنے کے لیے مزید منزل بھی ہیں۔ ان میں میدانِ محشر، میل نہ اعمال کے وزن پھر دلائل یا بائیں ہاتھ سے اعمال نامے وصول کرنا ہیں۔ ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد پھر جنت اس کی آخری آرام گاہ یا جہنم اس کی آرام گاہ ہوگی۔ مرنے کے بعد یہ کہنا کہ انسان اپنی آخری آرام گاہ میں پہنچ گیا ہے درست نہیں کیونکہ قبر کو آخری جگہ قرار دینا بعثتِ حشر و نشر اور دیگر مراحل کا انکار کرنا ہے۔ یہ بات تو عام علمائوں کو بھی معلوم ہے کہ قبر انسان کے لیے آخری مقام نہیں اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ قبر ہی کو آخری ٹھکانہ خیال کرتے ہیں۔ ایک مسلمان کو اس قسم سے الفاظ سے احتیاط کرنا چاہیے جن سے انکارِ آخرت کی بو آتی ہو۔ واللہ اعلم!



زلزلے..... نشانیاں عمرتیں اور احکامات

حرم — جناب عمران اسلم

ترجمہ — جناب حافظ عبدالحمید ازہر اللہ

ایسا وقت ہے جس سے عذاب سے مراد آگ اور آتش میں دھنسا یا جاتا ہے۔ کچھ بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی تا آنکہ طمس اس لیا جائے گا، بکثرت زلزلے آئیں گے اور زمانہ قریب ہو جائے گا یعنی وقت نہایت تیزی سے گزرنے لگے گا۔“

ہندوستان کی انجی ریمس کے زمانے میں زلزلے کا ظہور نہیں ہوا، انہوں نے - ف قرآن و سنت سے ذریعے زلزلے کے متعلق نہ تو مومن پر ایمان لائے اور تصدیق کی کہ وہ اللہ کی ایک نشانی ہے نہ وہ اپنے ہندوؤں میں سے جس پر چاہتے تھے۔

فی زمانہ زلزلوں کی شدت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کی طرف واضح اشارہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قریب زلزلوں کی شدت کا تذکرہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پھٹ جانے والی زمین کی قسم کھائی

ہے۔ چودہ سو سال قبل پھٹ جانے والی زمین سے متعلق کسی کو کچھ خبر نہ تھی، لیکن گذشتہ صدی میں سماریات سے ماہرین نے اس کا کھنڈا کا کیا۔ سماریاتوں نے وہاں زمین سے اندر ایک بہت بڑا شکار، یلغار

سماریاتوں کے نزدیک دنیا میں ہونے والے زیادہ تر زلزلوں کا مرکز یہی مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پھٹ جانے والی زمین کی قسم کھانا ایک عجیب ہے اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ بے دینوں کو درست راہ دکھائی جائے اور جو در یافت انہوں نے اب کی ہے اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ چودہ سو سال قبل کر چکے ہیں۔ یہ اس بات کی طرف بھی واضح اشارہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین ذاتی خواہشات پر مبنی نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے کی جانے والی وحی پر مشتمل ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

یہ بات انہیں ایک احساس رہے نیز ارشاد ایا میں اللہ رب العزت والجلال کا مختلف امتوں سے سلوک بھی نہیں یاد رہتا۔ اس ضمن میں ایسی ایسی مثالیں گزر چکی ہیں کہ آنکھیں بھیجی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ اسی طرح ان کے اذہان میں وہ بھی تازہ رہتا ہے جو الصادق المصدوق نے مختلف زمانوں میں ہونے والے واقعات کے بارے میں پیش گوئیاں فرمائیں۔

قرآن و سنت میں اللہ تعالیٰ کی جن نشانیاں کا تذکرہ ہوا ہے، ان میں سے ایک نشانی زلزلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں زلزلے کی قسم کھائی ہے۔ فرمایا:

﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْأَرْضِ ذَاتِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی تا آنکہ علم اٹھا لیا جائے گا، بکثرت زلزلے ہوں گے اور زمانہ قریب ہو جائے گا یعنی وقت نہایت تیزی سے گزرنے لگے گا۔“

الصَّلَٰحِ ۚ إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ ۚ وَ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۚ ﴿۱۱﴾ (الطارق 11-14)

”بارش والے آسمان کی قسم! اور بیٹھے والی زمین کی قسم! بے شک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔ یہ ہنسی کی اور بے فائدہ بات نہیں۔“ مزید فرمایا:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا آتًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبَسَكُمْ شِيعًا وَيُؤَيِّنَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ (الانعام 65)

”آپ کہیے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے باہم بھڑا دے۔“

مفسرین کے نزدیک آیت میں موجود تمہارے

عذاب ہے۔ بعد ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا بِرِجَالِكُمْ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنَ الْخَيْرِ إِن كُمْ تُحِبُّونَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ فُتُورًا تَتَشَفَعُونَ لَهُمْ وَيُغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (التحريم 28)

”اللہ سے ڈرو اور اس سے روجل پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دو حصہ دے گا اور تمہیں فورہ دے گا جس کی روشنی میں تم چھوچھو گے اور تمہارے ان کو بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

اللہ کے ہندو اتار چڑھا، خوف و امید، عطا ہونا اور

چھٹنا، تندرستی اور بیماری لوگوں کی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔ لوگ یا تو جانی اور نفوت سے غبار ہوتے ہیں یا برائی اور ناپسندیدہ چیز سے ڈرتے رہتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خوف اور امید ان کے

دین، جان، اموال اور ان کی عزتوں سے متعلق ہوتا ہے۔ لوگ ہدایت کی طب میں ہوتے اور گمراہی سے خائف رہتے ہیں۔ وہ زندگی کی امید رستے اور ناحق موت سے ڈرتے ہیں۔ وہ ظاہر کی امر معنوی طور پر قتل کی سلامتی چاہتے اور قتل میں کسی بھی قسم کے فتور سے ڈرتے ہیں۔ خوف و امید ان کی صورت لوگوں کے اموال اور عزتوں میں بھی کار فرما ہے۔ لوگ فطری طور پر حیات بخش بارش کی امید رکھتے اور برہا کر دینے والے طوفان سے ڈرتے ہیں۔ اسی طرح خوشنویاں دینے والی ہواؤں کی امید لگاتے اور ڈرنے والی ہندوؤں سے خوف لگاتے ہیں۔

قتل و غرور سے ہمہ مند لوگ کائنات میں کار فرما اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کا ادراک رکھتے ہیں اور وہ جو وقت فوقتاً آیات اور نشانیاں ظاہر فرماتا ہے وہ اس لیے ہیں تاکہ ان سے لوگوں میں باری تعالیٰ پر ایمان موجزن رہے اور اس

فَصَلُّیْ ۝ (الاعلیٰ)

”بے شک وہ مرد کو پہنچایا جو پاک ہوا اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔“

اللہ کے بندو! میں اسلام میں زلزلوں کا اعتبار کیا

کیا ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ جہاں کے ایت ظاہر کی اسباب اختیار کرے جو اللہ کی طرف سے جہاں اور خیر کے موجب ہوں اور ان بڑے اسباب کو ترک کر دے جو اللہ کی طرف سے شر کے موجب ہوں۔

اسی طرح زلزلے کی صورت میں توبہ، استغفار اور صدقہ و خیرات کا اہتمام کرنا چاہیے، بعض اہل علم سے ایسے مواقع پر انفرادی نماز ثابت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کے بارے میں آتا ہے کہ انھوں نے زلزلہ آنے پر بصرہ میں نماز ادا کی۔

رسال اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت ہر مہینے میں اس کے لیے آخرت میں عذاب نہیں ہوگا۔ اس

امت کا عذاب دنیا میں لگتا، زلزلے اور قتل و غارت کی صورت میں ہے۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ امت ہر مہینہ آخرت میں اجتماعی طور پر عذاب نہیں ہوگا۔

انفرادی طور پر ہو سکتا ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اس سے معافی اور اس کی رحمت طلب کرو، اور اس سے غائب سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے لیکن جہاں نہیں اور ظالم کو ذلیل دیتا ہے لیکن جب اس کو پہنچتا ہے تو پہنچتا ہے کوئی راستہ نہیں ہوتا۔

۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُفْضِلَ الْفَقْرَ بَطْخًا وَلَا يَكْهُنَ مُضِلِّخُونَ ۝ (حدید)

”اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو جب سے وہاں سے ہاشدے نیوہار ہوں اڑا دے، ظلم نہ کر دے۔“

انفرادی اور اجتماعی سطح پر نفس کی اصلاح سے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت بستیوں سے ہلاکت کی نفی کی ہے جب اس سے رہنے والوں میں اپنی اصلاح کی کچھ نکتہ ہوں۔ ہلاکت کا ایک موجب نیست سے اعراض اور اصلاح سے دامن بچانا ہے۔ قارون و جی

الہی میں لگا رہتا ہے پھر بھی اسے خوف اور ہرجا کا لگا رہتا ہے جبکہ گناہگار نا فرمانیاں کرنے کے باوجود مطمئن ہوتا ہے۔ ”یہی وہ (گناہگار) شخص ہے جو اللہ کی تدبیر سے مطمئن زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔“

ائمہ کرام نے ذکر کیا ہے کہ زلزلے ان نشانیوں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خوف دلایا ہے۔ جیسا کہ انھیں گرمین وغیرہ سے ڈرایا ہے تاکہ انھیں زمین کا، ان کے جانوروں، کھیتوں، مال و متاع اور گھروں کے لیے استقرار اور تھمنے کی نعمت کا احساس ہو اور انھیں یہ ادراک ہو کہ زمین میں دھنسا یا جانا، زلزلہ آنا اور زمین کا توازن بگڑنا یا تو ایک آزمائش ہے یا پھر امتحان یا پکڑ یا ڈراوا۔ جیسا کہ قوم غمود کو زلزلے نے آلیا اور قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔

ابن حجر رحمۃ فرماتے ہیں: جب آدمی کے وقت خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی

ابن حجر رحمۃ فرماتے ہیں: جب آدمی کے وقت خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا ضروری ہے تو زلزلے اور اس طرح کی دیگر نشانیوں کے ظہور کے وقت تو بالاولیٰ توبہ کرنی چاہیے۔ بلاشبہ نصوص دالہت کتناں ہیں کہ زلزلوں کی کثرت قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

ابن مسعودؓ نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا: ”اے لوگو! بے شک تمہارا رب چاہتا ہے کہ تم اس کو راضی کرو اور اس سے توبہ و استغفار کرو۔“ یعنی توبہ کے ذریعے اس کی طرف رجوع کرو۔ ”اس سے توبہ کرو اس سے پہلے کہ اسے پروا ہی نہ ہو کہ تم کس وادی میں ہلاک کر دیئے گئے۔“

شام میں زلزلہ آیا تو عمر بن عبدالعزیزؒ نے اہل شام کو لکھا: ”وہاں سے نکل جاؤ اور تم میں سے جس کے پاس صدقہ کرنے کی استطاعت ہے وہ ضرور صدقہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اے لوگو! بے شک تمہارا رب چاہتا ہے کہ تم اس کو راضی کرو اور اس سے توبہ و استغفار کرو۔“ یعنی توبہ کے ذریعے اس کی طرف رجوع کرو۔ ”اس سے توبہ کرو اس سے پہلے کہ اسے پروا ہی نہ ہو کہ تم کس وادی میں ہلاک کر دیئے گئے۔“

شام میں زلزلہ آیا تو عمر بن عبدالعزیزؒ نے اہل شام کو لکھا: ”وہاں سے نکل جاؤ اور تم میں سے جس کے پاس صدقہ کرنے کی استطاعت ہے وہ ضرور صدقہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اے لوگو! بے شک تمہارا رب چاہتا ہے کہ تم اس کو راضی کرو اور اس سے توبہ و استغفار کرو۔“

اللہ تعالیٰ پر ایمان آؤ اور اس کے نبی امی پر جو اللہ پر اور اس سے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ راست پر آ جاؤ۔“ (احزاب: ۵۸)

تاریخ اسلام میں سب سے پہلا زلزلہ حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت میں آیا۔ حضرت صفیہ بنت عبیدہؓ انہی میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں زلزلہ آیا، یہاں تک کہ چار پائیاں ہلنے لگیں تو حضرت عمرؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”میرے زلزلہ آیا ہے، دراصل تم بدل گئے ہو اور تم نے بہت جلدی لی ہے۔ اس زلزلہ دوبارہ آیا تو میں تمہارے درمیان سے چلا جاؤں گا۔ ایک روایت کے مطابق آپؓ نے فرمایا: ”میرے زلزلہ آیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس سے قبلہ قدرت میں میری جان ہے! اگر زلزلہ دوبارہ آیا تو میں تمہارے درمیان کبھی نہیں رکوں گا۔“

اللہ کے بندو! بالآخر زلزلے اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیوں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔ زلزلے سے پہلے اور بعد میں ان کا سہم کا فرما ہوتا ہے۔ وہ

جو چاہے تحقیق کرتا اور جسے چاہے اختیار کرتا ہے، وہ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے بلکہ اس کی رحمت تو ہر چیز سے بڑی ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہر منہ نہیں کہ اس کے ثواب پر ہی تکیہ کرے بیٹھ رہا جائے اور اس کی سزا کو فراموش کر دیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی رحمت تو خوب یاد رہے لیکن اس کا غمہ حاشیہ خیال میں بھی نہ آئے اور ایسا نہ ہو کہ اس کا منور و سرور بھی نہیں ہو اور اس کی تدبیر سے تغافل برتا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”یا بستیوں کے رہنے والے اس سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو واقع ہو اور وہ (بے خبر) سو رہے ہوں اور کیا اہل شہر اس سے ندرتیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آنا زلزل ہو اور وہ حیل رہے ہوں، یا یہ لوگ اللہ کی تدبیر کا ڈر نہیں رکھتے (سن لو کہ) اللہ کے داؤ سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسرو پانے والے ہوں۔“ (احزاب: ۹۷-۹۹)

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: ”مومن طاعت

ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان آئے اور کچھ میرے منکر ہوئے، جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی تو وہ یہ ایمان ہے اور ستاروں کا منکر۔ اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کے فلانی جگہ پر آنے سے بارش ہوئی تو وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا۔

بارش، جو اللہ کی ایک تکنیکی سنت ہے جس سے لیے استسقاء کی نماز اور دعا شروع ہے، اس کے باوجود ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اس کو مادی اسباب تک محدود سمجھتے ہیں اور اس کی جادہ نقل یہ ماننے سے لیے آمادہ نہیں ہوتی کہ اس میں عبرت، ثواب و عقاب اور آزمائش کا پہلو بھی مضمر ہو سکتا ہے۔

اس پر کوئی تعجب نہیں، کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَيْدُكَ يَا رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۖ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّى يَدْرُو

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ (یونس)

”جہن لوگوں کے بارے میں اللہ

کا حکم (عذاب) قرار پا چکا ہے

وہ ایمان نہیں لانے کے جب

تک کہ عذاب الیم نہ دیدھ لیں

خواہ ان کے پاس ہر (طرح کی) نشانی آجائے۔“

مزید فرمایا:

وَمَا تُؤْمِلُ بِالْآيَاتِ إِذْ تَخُولُهُم ۖ (الاسراء)

”ہم نشانیاں اسی لیے تو بھیجتے ہیں کہ لوگ انہیں

دیکھ کر ذریعے۔“

اے اللہ! ہمارے کمزور دینی بھائیوں کی ہر ملک

میں مدد فرما۔ اے اللہ! دشمن پر ان کی مدد فرما۔ اے اللہ!

ظالموں پر ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! اے عزت و اکرام

والے! بغیر دیر کیے ان کی جلدی مدد فرما۔ اے عزت و

اکرام والے! ہرما، فلسطین اور شام میں ہمارے بھائیوں

کی دشمنوں پر مدد فرما۔

اے اللہ ہم سے غلو، دبا، سود، زلزلوں اور

آزمائشوں کو دور کر دے۔ اے جہانوں کو پالنے والے

رب! اے عزت و جلال والے! اس شہر مکہ کو خصوصاً

اور بالعموم مسلمانوں کے تمام شہروں کو ظاہری اور باطنی

فتنوں کے شر سے محفوظ فرما۔ آمین یا رب العالمین!

رحمت ہے اور یہی سیدھے راستے پر ہیں۔“

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ

آزمائش اور خوف سے جسے ڈرایا گیا تو اس کا نتیجہ بہت

اچھا نکلا۔ مثلاً جو شخص اللہ کو یاد کرتا اور اس کی طرف رجوع

کرتا ہے تو اس کے لیے ہدایت ثابت ہو جاتی ہے۔ اللہ

کی طرف سے ڈراوا آنے میں زمان و مکان کی کوئی قید

نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ تھا،

اس میں بھی سورج گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے بتایا کہ اللہ

تعالیٰ سورج گرہن کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

دوسری طرف افکار میں پراگندگی، ظلم اور اللہ پر

ایمان کی کمزوری کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ زلزلے کی صورت

میں صرف طبعی تبدیلیوں کو ان کا سبب قرار دیدیا جائے اور

اس کے پیچھے کارفرما حکمت کو سرے سے فراموش کر دیا

جائے۔ یہ باور کر لیا جائے کہ اس میں نہ تو ایمانیات کا کوئی

دخل ہے اور نہ اس سے رقت قلب اور خشوع کا کوئی تعلق

اگر زلزلوں کے ظاہری اسباب ہی کو نظر بنالیا جائے تو آزمائش، امتحان اور پکڑ کا تصور کہاں جائے گا؟

ہے۔ ان لوگوں کو تو چھوڑیے جو اللہ کی نشانیوں کے ذریعے

نصیحت کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور انہیں

نہماندہ، رجعت پسند اور ہر چیز میں دین کے بے جا طور

پر داخل کرنے والے قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

زلزلوں کا سبب معلوم ہو چکا اب ان کو سزا یا ابتلا یا

آزمائش قرار دینا کس طرح روا ہے۔ اگر زلزلوں کے

ظاہری اسباب ہی کو ملح نظر بنالیا جائے تو آزمائش، امتحان

اور پکڑ کا تصور کہاں جائے گا؟

آئیے ہم جائزہ لیتے ہیں کہ ان میں سے کون سی

سوچ درست ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت زید بن

خالد الجہنی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں

حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی، اسی رات بارش ہوئی تھی۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف

منہ کیا اور فرمایا: معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا

ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے

ہیں (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) تمہارے رب کا ارشاد

اس وقت تک زمین میں نہیں دھنسا یا گیا جب تک اس کو

یہ نہ باریا:

۝ لَا تَفْخُخْ ۝ (القصص 76)

”اترا و مت“

لیکن اس نے تسلیم کیا اور اہل غم و غمی اس وقت

تک زلزلہ نے انہیں پکڑا جب تک انہوں نے نصیحت کا

برا نہیں مانا۔ اللہ تعالیٰ نے امتوں کو اپنے اس فرمان کے

ساتھ ختم کر لیا ہے:

۝ وَ كَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَ هِيَ

ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلَمٌ شَدِيدٌ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ

لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَلِكَ يَوْمٌ

مَجْجُومٌ ۚ لِّدُ النَّاسِ ۚ وَ ذَلِكَ يَوْمٌ فَشْهُوَةٌ ۝ (ہود)

”اور تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا

ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے۔ بیشک اس

کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے۔ ان (قصوں)

میں اس شخص نے لیے جو مذاب آخرت سے ڈرے

مہربت ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جس میں سب لوگ

انٹنے کیے جائیں گے اور یہی وہ دن ہوگا جس میں

سب (اللہ کے روبرو) حاضر کیے جائیں گے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد قوموں کو خوف دلانے کے اللہ

تعالیٰ کے کچھ طریقے ہیں: ① وہ جنگلوں کے ذریعے

امت کو خوف دلاتا ہے۔ ② انقض امن کے ذریعے سے

③ مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کے ذریعے سے اور

④ فتنوں اور زلزلوں وغیرہ کے ذریعے سے۔

اللہ کے بندہ! پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے:

۝ وَ كَثِيرٌ مِّنَ الضَّالِّينَ ۚ إِذَا أَصَابَتْهُمْ

مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ ۚ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۚ ۝ أُولَٰئِكَ

عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۚ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ

الْمُهْتَدُونَ ۝ (البقرہ)

”تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی)

بشارت سنا دو، ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت

واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں

اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، یہی

لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور

زلزلے..... قرب قیامت کی نشانیاں یا اعمال کی سزا

تحریر: جناب دانش خاں پسروری

سورہ اعراف آیت نمبر 97، 98، 99 میں فرمایا:

”کیا شہروں میں بسنے والوں کو اس بات کی امان مل گئی ہے کہ ہمارا عذاب راتوں رات نازل ہو اور وہ پڑے سوتے ہوں؟ یا انہیں اس بات سے امان مل گئی ہے کہ دن و بازے عذاب نازل ہو جائے اور وہ کھیل کود میں مصروف ہوں؟ کیا انہیں اللہ کی مخفی تدبیروں سے امان مل گئی ہے؟ تو یاد رکھو! اللہ کی مخفی تدبیروں سے بے خوف نہیں ہو سکتے مگر وہی جو تباہ ہونے والے ہیں۔“

سورہ نور آیت نمبر 63 میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو

خطاب کر کے (ارشاد ہوا:

”تم لوگ رسول کے بلائے کو ایسا نہ جانا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ بلاشبہ اللہ

ہم سوچیں کہ یہ زلزلے کہیں اللہ رب العزت کے غیظ و غضب کی علامت تو نہیں؟ ہمارا مولاً ہمارا رب ہم سے ناراض تو نہیں؟ ہمارا مالک سے تعلق ٹوٹا ہوا یا کم زور تو نہیں؟

تعالیٰ کو علم ہے ان لوگوں کا جو آنکھ بچا کر نکل جاتے ہیں۔ پس ان لوگوں کو جو آپ ﷺ کی حکم عدولی کرتے ہیں بچ جانا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آجائے یا ان کو دردناک عذاب پہنچے۔“

سورہ توبہ آیت نمبر 23 اور 24 میں صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم (اور مومنوں) کو خطاب کر کے فرمایا:

”اے مومنو! تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو تم انہیں اپنا رفیق اور پیارا نہ بناؤ جو کوئی بنائے گا وہ (اپنے آپ پر) ظلم کرنے والا ہے۔ کہہ دو! اگر ایسا ہے کہ تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، تمہارا مال جو تم

ایک بار پھر زلزلے نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت انسان کو گاہے گاہے تنبیہ کرتا رہتا ہے کہ ”اس کو بھول کر دنیا کی راکارنگی میں کھو جانے والے اس کی طرف لوٹ آئیں۔“

اس بار کا زلزلہ اپنی شدت میں پچھلے زلزلوں سے انہیں زیادہ شدید تھا۔ اب تک اڑھائی سو کے قریب بلاتوں اور بے شمار زلزلے کی اطلاعات ہیں جبکہ مالی نقصان کا اندازہ ابھی ممکن نہیں۔ زلزلے کے فوراً بعد سے دینی و سیاسی تنظیمیں اور نہ کاری ادارے متاثرین کے لیے اپنی ہی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کوششوں میں عوام خواص کو ایک اور کوشش بھی کرنی چاہیے اور وہی سب سے اہم ہے کہ ”ہم سوچیں کہ یہ زلزلے کہیں اللہ رب العزت کے غیظ و غضب کی علامت تو نہیں؟ ہمارا مولاً ہمارا رب ہم

سے ناراض تو نہیں؟ ہمارا مالک سے تعلق ٹوٹا ہوا یا کم زور تو نہیں؟

قرآن پاک کی سورہ اعراف اور سورہ عنکبوت میں قوم ثمود اور قوم شعیب پر زلزلوں کے عذاب کا تذکرہ

ہے اور الفاظ ہیں:

”فَاَخَذْنَاهُمُ الرِّجْفَ فَاَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جُثَمِیْنًا“

یعنی ”ان کو زلزلہ نے آلیا اور جب ان پر صبح ہوئی تو وہ گھروں میں اوندھے پڑے تھے۔“

سورہ عنکبوت آیت نمبر 40 میں فرمایا:

”پھر ہر ایک کو ان کے گناہوں کے باعث ہم نے پکڑا، ان میں سے بعض پر ہوا کے ساتھ پتھر برسائے، بعض کو سخت چیخ نے پکڑ لیا، بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو غرق کر دیا۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا، یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم ڈھاتے تھے۔“

نے کیا، تمہاری تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے ڈرتے ہو، تمہارے رہنے کے مکانات جو تمہیں پسند ہیں (یہ ساری چیزیں) تمہیں اللہ اس کے رسول اور جہاد سے زیادہ پیاری ہیں تو انتظار کرو اللہ کے ”امر“ کا (آزمائش فتنے یا انتخاب میں سے اچھا) اللہ فاسقوں پر (پنچنے کی) راہ نہیں کھولتا۔“

سورہ فہم سورہ آیت نمبر 21 میں فرمایا:

”اور ہاں! ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے چھوٹا عذاب پکھاتے ہیں تاکہ وہ (ہماری طرف) لوٹ آئیں۔“

ابو داؤد کی حدیث ہے (بوشوۃ المصالح میں بھی

منقول ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میرے امتیابی امتوں کی طرح عمل تباہ و برباد نہیں ہوں، اپنی اس میں فتنے زلزلے اور قتل و غارتگری ہوئی۔“

ترمذی شریف کی روایت ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب قومی خزانے کو اپنی ملکیت امانتوں کو مال غنیمت جان لیا جائے۔ زلزلہ کو تباہان سمجھا جائے، نبی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی ہو باپ کا احترام نہ ہو اور دوستوں سے اچھا سلوک ہو گانے بجانے والیوں کی کثرت اور موسیقی کی بہتات ہو امانتیں نا اہلوں کے سپرد کی جائیں، شراب اور جوا عام ہو جائے مسجدوں سے آوازیں اونچی ہوں (جھگڑے شروع ہو جائیں) تو لوگوں کو زلزلوں اور آفات کا انتظار کرنا چاہیے۔“

قرآن پاک میں ہے کہ

”ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اِيْدِي النَّاسِ“

”خشکی اور تری میں جو بھی بگاڑ ظاہر ہو وہ لوگوں کے کیے کا نتیجہ ہے۔“

زلزلہ کی سائنسی توجیہ کچھ بھی ہو آتا تو یہ بہر حال قدرت الہی اور حکم الہی ہی سے ہے اس لیے اہل ایمان اس کو لوگوں کے لیے مالک کی طرف سے تنبیہ ہی سمجھتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگوں نے اس تباہ کن زلزلے کو قیامت کی

تفصیلات لوگوں کے سامنے نہ ہوں تو وبال سے اہم فریب میں پھنس جانے کا قوی اندیشہ تھا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ اور دیگر تفصیلات بھی اس لیے نہ رہیں گی۔ کوئی بوالہوس اگر ”مست موعود“ ہونے کا دعویٰ نہ بنیتے تو اس کے مکر و فریب کا پردہ چاک کیا جاسکتا اور جب وہ تشریف لائیں تو ان کو باستانی چین کی مسلمانان کے جھنڈے تلے دجال سے جہاں کر سکیں۔ اتنی کشیدہ علامات اور ان کی تفصیلات سے بعض اوقات قاری یہ توقع بھی کرنے لگتا ہے کہ واقعات کی حیاں مارا ۱۰۰ قیامت کا ٹھیک ٹھیک زمانہ متعین کرنے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن نہ ایسا ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ قرآن حکیم کا واضح ارشاد ہے کہ:

﴿لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً﴾

”قیامت تم پر اچانک آپے لگی۔“

وجہ یہ ہے کہ اول تو بہت دن علامتوں میں ترتیب

ہی کا ادرار نہیں ہوتا کہ ونا واقعہ پسے اور کونسا بعد میں ہوگا اور جن واقعات کی ترتیب احادیث میں بیان ہوئی ہے ان میں بھی متعدد مقامات پر یہ پتہ چلتا ہے کہ دونوں واقعات کے درمیان کتنے

زمانہ کا فاصلہ ہے۔ پھر بہت سی احادیث میں ایسا اجمال ہے کہ ان کی مزاحمتی طور پر متعین نہیں ہوتی حتیٰ کہ بعض مقامات پر پڑھنے والے کو تعارض کا شبہ ہونے لگتا ہے حالانکہ وہاں اجمال ہے تعارض نہیں۔ قرآن حکیم میں جو علامات قیامت ارشاد فرمائی گئیں وہ زیادہ تر ایسی علامات ہیں جو بالکل قرب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور آنحضرت ﷺ نے احادیث میں قریب اور دور کی بھونی بڑی ہر قسم کی علامات بیان فرمائیں۔

علامہ محمد بن عبدالرسول برزنجی (متوفی ۱۰۴۰ھ) نے اپنی کتاب ”الاشیاء الاشارة الساتۃ“ میں علامات قیامت کی تین قسمیں بیان کی ہیں (۱) علامات بعیدہ (۲) علامات متوسطہ جن کو علامات صغریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ (۳) علامات قریبہ جن کو علامات کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

علامات بعیدہ: وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے ان کو ”بعیدہ“ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت کے درمیان نسبتاً زیادہ فاصلہ ہے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کی وفات، جنگ صفین وغیرہ۔ یہ سب واقعات

خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اتر کر نماز پڑھی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا پس آپ ﷺ نے ہمیں (اس خطبہ میں) ان اہم واقعات کی خبر دی جو ہو چکے اور جو آئندہ ہونے والے ہیں۔ پس ہم میں سے جس کا حافظ زیادہ قوی تھا وہی ان واقعات کو زیادہ جاننے والا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اس قیام میں آپ ﷺ نے قیامت تک ہونے والا کوئی اہم واقعہ نہیں چھوڑا جو ہمیں نہ بتلایا ہو جس نے یاد رکھا یاد رکھا جو بھول گیا وہ بھول گیا میرے یہ ساتھی بھی یہ بات جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں جن واقعات کی خبر دی ان میں سے جو میں بھول گیا ہوں وہ بھی جب رونما ہوتا ہے تو مجھے یاد آ جاتا ہے جیسے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میری امت پہلی امتوں کی طرح مکمل تباہ و برباد نہیں ہوگی، البتہ اس میں فتنے، زلزلے اور قتل و غارت گری ہوگی۔“

کوئی آدمی جب غائب ہو تو آدمی اس کا چہرہ بھول جاتا ہے پھر جب نظر پڑتی ہے تو وہ یاد آ جاتا ہے۔

امت نے آنحضرت ﷺ کی دیگر احادیث کی طرح علامات قیامت کی حدیثیں بھی محفوظ رکھنے اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا بڑا اہتمام کیا حتیٰ کہ بچوں کو ابتدائے عمر ہی سے یہ احادیث یاد کروائی جاتی تھیں۔ کتب حدیث میں اس باب کی احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ محفوظ ہے جو نسلاً بعد نسل حفظ و روایت کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔

یوں تو حدیث کی کوئی جامع کتاب ان احادیث سے خالی نہیں مگر اکابر محدثین نے اس موضوع پر مستقل تصانیف چھوڑی ہیں ایک ایک علامت پر بھی مستقل تصانیف موجود ہیں۔ علامات قیامت میں بعض واقعات کی تو اتنی تفصیلات ملتی ہیں کہ بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کی نشاندہی بھی موجود ہے۔ مثلاً فتنہ دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے دور کی اتنی تفصیلات بیان فرمادی گئیں کہ کسی دوسری علامات میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ وجہ یہ ہے کہ فتنہ دجال مومنین کے ایمان کی نہایت کڑی آزمائش ہوگا اگر اس کی

نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ”علامات قیامت“ کا بھی کچھ تذکرہ کر دیا جائے۔ (یہ ہر رفیع مثالی صاحب کی کتاب سے اخذ کر رہے ہیں۔) ”قیامت صور اسرافیل کی اس خوفناک چیخ کا نام ہے جس سے پوری کائنات زلزلہ میں آ جائے گی اس بعد یہ زلزلہ کے ابتدائی جھٹکوں ہی سے دہشت زدہ ہو کر دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی حامد بوقوں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس چیخ اور زلزلہ کی شدت دم بدم بڑھتی جائے گی جس سے تمام انسان اور جانور مرے شمع ہو جائیں گے یہاں تک کہ زمین و آسمان میں کوئی جاندار زندہ نہ بچے گا۔ زمین پھٹ پڑے گی پہاڑ جتنی ہوئی کی طرح اڑتے پھریں گے ستارے اور سیارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے آفتاب کی روشنی فنا اور پورا عالم تیرہ و تار ہو جائے گا

آسمانوں کے پرہیزگار جائیں گے اور پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی۔

اس عظیم دن کی خبر تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو دیتے آئے

تھے مگر رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ نے آکر یہ بتایا کہ قیامت قریب آچکی اور میں اس دنیا میں اللہ کا آخری رسول ﷺ ہوں۔ قرآن پاک میں قیامت کا متعدد جگہ تذکرہ ہوا ہے۔ قیامت کی علامات انبیاء سابقین علیہم السلام نے بھی اپنی اپنی امتوں کو بتائی تھیں اور رسول اکرم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہ تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اس کی علامات سب سے زیادہ تفصیل سے ارشاد فرمائیں تاکہ لوگ یوم آخرت کی تیاری کریں اعمال کی اصلاح کر لیں اور نفسانی خواہشات و لذات میں انہماک سے باز آجائیں۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو افراد اور اجتماعاً کبھی اختصار اور کبھی تفصیل سے ان علامات کی تعلیم فرماتے رہے آپ ﷺ نے ان کی تبلیغ کا کتنا اہتمام فرمایا اس کا کچھ اندازہ صحیح مسلم کی ان روایتوں سے ہوگا۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر ہمارے سامنے خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا پس آپ ﷺ نے اتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں

قرآن وحدیث علامات قیامت میں سے ہیں اور ظاہر ہو چکے ہیں۔

علامات متوسطہ: وہ ہیں جو ظاہر تو ہو گئی ہیں لیکن جسی انتہا کو نہیں پہنچیں ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا یہاں تک کہ تیسری قسم کی علامات ظاہر ہونے لگیں گی۔ علامات متوسطہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص کی طرح ہوگی جس نے انگارے کو اپنی مٹھی میں پکڑ رکھا ہو۔ دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ نصیب و روزہ شمس ہوگا جو خود بھی زمین ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو پذیر بہت اور امانت دار کم ہوں گے قبیلوں اور قوموں

کے بیزار منافق، رذیل ترین اور فاسق ہوں گے بازاروں کے رکھیں فاجر ہوں گے پولیس کی کثرت ہوگی (جو ظالموں کی پشت پناہی کرے گی) بڑے عہدے نا ہوں گے کوئیں گے اور حکومت کرنے لگیں گے تجارت بہت پھیل جائے گی یہاں

تک کہ تجارت میں عورت اپنے شوہر کا ہاتھ بٹائے گی مگر آسمان، بازاری ایسی ہوگی کہ نفع حاصل نہ ہوگا۔ ناپ تول میں کمی کی جائے گی، لکھنے کا رواج بہت بڑھ جائے گا، مگر تعلیم مختص، نیا کے لیے حاصل کی جائے گی۔ قرآن کو گانے باجے کا آلہ بنا لیا جائے گا۔ ریاء، شہرت اور مالی منفعت کے لیے گا گا کر قرآن پڑھنے والوں کی کثرت ہو گئی اور فقہاء کی قلت ہوگی۔ علماء کو قتل کیا جائے گا اور ان پر ایسا سخت وقت آئے گا کہ وہ سرخ سولے سے زیادہ اپنی موت کو پسند کریں گے۔ اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔ امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا۔ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ اچھائی کو برا اور برائی کو اچھا سمجھا جائے گا، اجنبی لوگوں سے حسن سلوک کیا جائے گا اور رشتہ داروں کے حقوق پامال کیے جائیں گے۔ نبوی کی اطاعت اور ماں باپ کی نافرمانی ہوگی، مسجدوں میں شور و شغب اور دنیا کی باتیں ہوں گی۔ سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا۔ (حالانکہ دوسری احادیث میں ہے کہ سلام ہر

مسلمان کو کرنا چاہیے خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو) طلاقیوں کی کثرت ہوگی، نیک لوگ چھپتے پھریں گے اور کمینے لوگوں کا دور دورہ ہوگا۔ لوگ فخر اور ریاء کے طور پر اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔ شراب کا نام نیز سود کا نام بیع اور رشوت کا نام بدیہ رکھ کر انہیں حلال سمجھا جائے گا۔ سود جوا گانے باجے کے آلات، شراب خوری اور زنا کی کثرت ہوگی۔

بے حیائی اور حرامی اولاد کی کثرت ہوگی، دعوت میں کھانے پینے کے علاوہ عورتیں بھی پیش کی جائیں گی، ناگہانی اور اچانک اموات کی کثرت ہوگی، لوگ موٹی موٹی گدیوں پر سواری کر کے مسجدوں کے دروازوں تک آئیں گے۔ ان کی عورتیں کپڑے پہنتی ہوں گی مگر (لباس باریک اور چست ہونے کے باعث) وہنگی ہوں گی، ان کے سر سختی

”بعض اوقات اللہ تعالیٰ زمین کو سانس لینے کی اجازت دیتا ہے تو زمین میں بڑے بڑے زلزلے پھا ہوتے ہیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں خوف اور خشیت الہی اور اس کی طرف رجوع گناہوں سے دوری اور اللہ تعالیٰ کی جانب گریہ زاری اور اپنے کیے پر ندامت پیدا ہوتی ہے۔“

اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے، چمک چمک کر چلیں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی۔ یہ لوگ نہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے، مومن آدمی ان کے نزدیک باندی سے بھی زیادہ رذیل ہوگا، مومن ان برائیوں کو دیکھے گا مگر انہیں روک نہ سکے گا جس کے باعث اس کا دل اندر ہی اندر گھٹتا رہے گا۔

علامات متوسطہ میں اور بھی بہت سی علامات ہیں ان سب کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ایسے دور میں دی تھی جب کہ ان کا تصور بھی مشکل تھا۔ مگر آج ہم اپنی آنکھوں سے ان سب کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کوئی علامت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور کوئی ابتدائی مراحل سے گزر رہی ہے۔ جب یہ تمام علامات اپنی انتہا کو پہنچیں گی تو قیامت کی بڑی بڑی اور قریبی علامات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ (اللہ عز وجل ہمیں ہر وقت کے شر سے محفوظ رکھے اور سلامتی ایمان کے ساتھ قبر تک پہنچا دے۔ آمین!)

علامات قریبہ: بالکل قرب قیامت میں کیے بعد دیگر ظاہر ہوں گی۔ یہ بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوں

گے، لہذا ان کو علامات کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً ظہور مہدی، خروج دجال، نزول مسیح علیہ السلام، یاجوج ماجوج، آفتاب کا مغرب سے طلوع، دایہ الارض اور یمن سے نکلنے والی آگ وغیرہ جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر ہو چکیں گی تو کسی وقت بھی اچانک قیامت آجائے گی۔

علامہ ابن قیم نے (اغاثۃ اللہ) ۲: ۲۹۷ میں لکھا ہے:

”بعض اوقات اللہ تعالیٰ زمین کو سانس لینے کی اجازت دیتا ہے تو زمین میں بڑے بڑے زلزلے پھا ہوتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں خوف، خشیت الہی اس کی طرف رجوع گناہوں سے دوری، اللہ تعالیٰ کی جانب گریہ زاری اور اپنے کیے پر ندامت پیدا ہوتی ہے۔“

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات و فرامین کو زندگی میں داخل کر لیں، فرائض کا خصوصی خیال رکھیں، ہر دم استغفار کرتے اور رب العالمین کے دربار پیارے رسول ﷺ پر درود و سلام سے اپنی زبانوں کو مرطوب اور دلوں کو منور رکھیں۔ اسی طرح متاثرین کی دل کھول کر مدد کریں تاکہ ہمارا مالک ہم سے راضی خوش رہے اور ہم پر اپنی رحمت و برکات اور تسلیت جاری فرمادے۔ (آمین!)

درس قرآن مجید

(۱۶ اکتوبر 2015ء، بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر)

مرکز منہاج الاسلام اجماعیٹ غوثیہ کالونی رحیم یار خاں میں تسلسل کے ساتھ درس قرآن میں 26 ویں پارہ کی تکمیل پر علمی و تربیتی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا شفقت محمود رندھاوا (چوک اعظم) مہمان خصوصی اور مولانا صوفی عبدالرحمن سرپرست تحصیل رحیم یار خاں نگران تھے۔ جبکہ درس قرآن ممتاز عالم دین الشیخ ثناء اللہ زابدی صاحب امیر ضلع رحیم یار خاں نے ارشاد فرمایا اور خصوصی دعا فرمائی۔ مرکز نے شرکاء کی پر تکلف ضیافت کا اہتمام کیا۔

منہاجب: ابو طلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری

توبہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل

جناب ڈاکٹر سجاد الہی

رہتا ہے تا کہ اسے موت آجائے (ای اثنا) میں اس کی توبہ لک جائے) پھر جب وہ بیدار ہو تو اس کے پاس اس کی سواری کھڑی ہو جس پر اس کا زور راہ لدا ہوا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جو صحرا میں اپنی گم شدہ سواری اور زور راہ کو پالے۔

① اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ اتنا پسندیدہ عمل ہے کہ انہوں نے توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا رکھ چھوڑا ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔ حضرات ائمہ احمد اور مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

② اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ اتنا محبوب عمل ہے کہ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے روبرو سچے دل سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ گناہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کو اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک کہ اس کی روح سارے بدن سے نکل کر اس کے حلق تک نہ پہنچ جائے۔ امام ترمذی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک اس کی روح اس کے حلق تک نہ پہنچ جائے۔“

③ اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں کہ ان کا بندہ ان کے روبرو اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ چنانچہ وہ دن اور رات دونوں وقت اپنے ہاتھ کو پھیلاتے ہیں کہ شاید کوئی توبہ کرنے والا اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی توبہ قبول فرمانے کیلئے اپنا ہاتھ اس وقت تک

نزدشت ہواں آنے والے زلزلے کے پیش نظر نہیں سوچنا چاہیے کہ ہر انسان غلطیوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ ہر ذی رونا سے کناہ سرزد ہوتے ہیں لیکن سچے مسلمان کی علامت یہ ہے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد اس پر نادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے روبرو توبہ واستغفار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے روبرو توبہ واستغفار کرنے والوں کو انتہائی زیادہ پسند فرماتے ہیں اور ان کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس بات کو نو نکات کی روشنی میں بیان کیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ و استغفار کرنا کتنا پسندیدہ عمل ہے۔

① جب کسی شخص کا زور راہ کسی لقمہ و دق صحرا میں گم ہو جائے اور وہ صحرا میں اکیلا رہ جائے یہاں تک کہ موت اسے سامنے نظر آئے۔ اس وقت اگر اس کا زور راہ اسے کسی کی بیشی کے بغیر مل جائے تو اس شخص کی خوشی کتنی زیادہ ہوگی؟ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس صحرا میں پھٹے ہوئے شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم اور ترمذی حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی لقمہ و دق صحرا میں ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر اس کا زور راہ لدا ہوا ہو، صحرا میں وہ شخص (آرام کرنے کی غرض سے) سو جائے اور جب بیدار ہو تو اس کی سواری (اس سے دور) جا چکی ہو۔ وہ اپنی سواری کو تلاش کرے یہاں تک کہ اسے پیاس محسوس ہو (پھر وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے اپنے آپ سے کہے) جہاں میری سواری گم ہوئی ہے میں اس جگہ جا کر سو جاتا ہوں کہ مجھے موت آجائے پھر وہ اپنے بازو پر اپنا

پھیلاتے ہیں۔ جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔ اور اگر سورج غروب ہو تو اس شخص کی توبہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس شخص کی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ و رات کے وقت پھیلاتے ہیں تا کہ اس سے توبہ کرنے والا توبہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ و رات کے وقت پھیلاتے ہیں تا کہ اس کی توبہ قبول کرے۔ اللہ تعالیٰ اور یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے کہ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔“

② جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

③ جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

④ جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

⑤ جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

⑥ جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

⑦ جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

⑧ جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

⑨ جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

⑩ جو شخص اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں، چاہے وہ ان کے گناہوں سے توبہ کیوں نہ ہوں۔ حضرات ائمہ بخاری و مسلم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔“

صرف اپنے دل سے توبہ کر کے جا رہا تھا۔ عذاب کے فرشتے اپنے کسی یہ وہ شخص ہے جس نے زندگی بھر ایک ایسی ہی نہیں کی۔ (دونوں قسم کے فرشتوں کے درمیان بھی یہ بظاہر باری تھا) کہ ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا۔ تمام فرشتوں نے اس آنے والے فرشتے کو اپنے درمیان فیصلہ مقرر کیا۔ ان فرشتے نے کہا: دونوں ہستیوں کے درمیانی فاصلے کی پیمائش کی جائے۔ جس ہستی کے وہ شخص قریب ہو، اسے اسی ہستی کا باشندہ شمار کیا جائے۔ جب پیمائش کی گئی تو وہ شخص نیکو کار لوگوں کی ہستی کے قریب پایا گیا۔ پس اس شخص کی روح رحمت کے فرشتے لے گئے۔

(۴) غلطی اور گناہ ہر شخص سے سرزد ہوتا ہے لیکن اپنے گناہوں سے توبہ کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ لہذا جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرے، اسے بہترین غلطی والا کہا گیا ہے۔ امام ترمذی، سیدنا انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”آدم کا ہر جہ غلطی رہتا ہے۔ بہترین غلطی کرنے والا وہ شخص ہے جو (اپنی غلطی سے) توبہ کرے۔“

(۵) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو اس قدر پسند میں کہ جو قوم گناہ نہیں کرتی، اللہ تعالیٰ اس قوم کے بدلے میں ایک ایسی قوم بھیجتے ہیں جو گناہ کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمادیں۔ امام مسلم، سیدنا ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے ایک ایسی قوم بھیجیں گے جو گناہ کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں۔“

(۶) جو شخص چپے دل کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے پھر نہ چاہنے کے باوجود اس سے وہ گناہ دوبارہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوبارہ معاف فرما دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شخص دل سے اس گناہ کا چاہنے والا نہ ہو۔ حضرات احمد بخاری اور مسلم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(میرا) بندہ

گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے: اے اللہ! میرے گناہ کو معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ (اس کے جواب میں) فرماتے ہیں: میرے بندے نے گناہ کیا، پھر اس نے جانا کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ ہی کی وجہ سے اس کا عذاب بھی آتا ہے (بندہ تین دفعہ گناہ کرتا ہے اور تینوں مرتبہ اللہ تعالیٰ جواب میں یہی فرماتے ہیں۔ پھر جب بندہ اپنے گناہ سے بار بار سچے دل سے توبہ کرتا ہے لیکن وہ گناہ اس سے بار بار سرزد ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندے!) تو جیسا چاہے عمل کر، میں نے تجھے معاف کیا۔“

(۷) اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہوں سے بھی اس کے سچے دل سے توبہ کرنے کے بعد درگزر فرماتے ہیں جس شخص کے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ چکے ہوں۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے آدم کے بیٹے! تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے اور عاجزی کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا رہے، میں تیرے گناہوں کے باوجود تجھے معاف کرتا رہوں گا اور اس بات کی پروا نہ کروں گا (کہ تیرے گناہ کتنے زیادہ ہیں)۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو میں تیرے گناہوں کی پروا کیے بغیر تجھے معاف کر دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے برابر غلطیوں کا ارتکاب کرے، پھر میری ملاقات کیلئے حاضر ہو اور تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں زمین کے برابر ہی تیرے گناہوں کیلئے معافی لے کر آؤں گا۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہوں سے درگزر فرمائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنے رب و رب توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

سیدنا حذیفہ بن الیمانؓ

تھے۔ باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دور وادی کے نشیب سے گزر رہے تھے۔ منافقین نے اس موقع کو اپنے ناپاک مقصد کے لیے غیبت سمجھا اور آپ ﷺ کی طرف قدم بڑھایا۔ یہ لوگ چہروں پر ڈھاننا باندھے ہوئے تھے اور اللہ کے رسول ﷺ پر

تقریباً چڑھ بی آئے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا۔ انہوں نے ان منافقین کی سواروں پر اپنی ڈھال سے ضرب لگانا شروع کی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مرعوب کر دیا اور وہ تیزی سے بھاگ کر عام لوگوں میں مل گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان منافقین کے ناموں سے آگاہ کر دیا اور ان کے ناپاک ارادے سے بھی باخبر فرما دیا۔ اسی لیے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کے رسول ﷺ کا راز دان کہا جاتا ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ بندہ انہوں نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا: اب حذیفہ! کہیں اللہ کے رسول ﷺ نے یہ ام نام تو منافقین میں نہیں لیا؟

اسی طرح انہوں نے ایک مرتبہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا میرے عمل میں کوئی منافق بھی ہے؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں ایک شخص ہے۔ اب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ تو جواب دیا کہ مجھے یاد نہیں۔

پھر یہاں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذہانت اور فراست کو داد دیتے کہ انہوں نے اس منافق کا حوج لگا لیا اور اسے فوری سے برطرف کر دیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کا جو مقام اور مرتبہ تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر تمہاری کوئی تمنا ہے تو بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے پاس سونے اور چاندی جو اہرات کے خزانے ہوں تو ہم انہیں اسلام کی خدمت اور اشاعت میں صرف کریں۔

مگر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں تمنا کرتا ہوں کہ میرے پاس ابو عبیدہ بن الجراح، معاذ بن جبل اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ جیسے لوگ ہوں۔ انہیں اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے کاموں میں لگاؤں اور پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے پاس مال بھیجا کہ دیکھیں یہ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ جب ان کو مال ملا تو انہوں نے اسے تقسیم کر دیا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو ساتھیوں سے کہا: میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ یہ کس کردار کے لوگ ہیں!

ان کی وفات سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد ہوئی۔ وفات سے قبل ان کی دعا تھی کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں تیری ذات عالی سے ملاقات کا شوق رکھتا ہوں۔ اے اللہ! میری خواہش کو جلد پورا فرما۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں اس مرد مجاہد پر نازل ہوں جو اللہ کے رسول ﷺ کا راز دار تھا۔

الان جل سببى بخبر القوم" جعله الله عز و حل معنى يوم الفصامه
"جو شخص شریک کے بارے میں خبر لے کر آئے
تو اللہ اسے قیامت کے روز میرے ساتھ کر
ے۔"

تمام لوگ خاموش ہیں کہ سردی بھی شدید تھی اور
شہن کا بھی خوف تھا۔ اسی اثناء میں پھر ارشاد ہوا کہ جو شخص
شریک کے بارے میں خبر لے کر آئے تو اللہ اسے
قیامت کے دن میرے ساتھ کر دے۔ کسی نے جواب نہ
دیا۔ تیسری مرتبہ پھر ارشاد ہوا کہ جو شخص قوم کے بارے
میں خبر لے کر آئے تو اللہ اسے قیامت کے دن میرے
ساتھ کر دے۔

اب بھی تمام لوگ خاموش رہے۔ کسی نے جواب
نہ دیا اور پھر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز ملا کہ اللہ
نے اسے ارشاد فرمایا:

اے یا حذیفہ! فاسا بخبر القوم

"حذیفہ! اے انھو! شہن کی خبر لے کر آؤ۔"

اب جبکہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو نام لے کر بلایا جاتا
تھا سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اب میرے سامنے انکار
کی کوئی گنجائش نہ رہی تھی۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فوراً روانگی کے لیے تیار ہو جاتے
ہیں۔ اب اللہ کے رسول ﷺ ان کو ہدایات دے رہے
ہیں کہ دیکھو دشمن کے بارے میں صرف خبر لانی ہے وہاں
کوئی اور کام نہیں کرنا۔ بڑی زبردست سردی تھی اس عالم
میں اللہ کے رسول ﷺ کی محبت کا ایک اور اظہار ہوتا
ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آپ کا معجزہ تھا مجھے
سردی کا قطعاً احساس تک نہ ہوا۔ میں دشمن کے کمپ میں
پہنچ گیا۔ میں نے دیکھا کہ رات کی تاریکی میں ابوسفیان
آگ تپ رہا ہے۔ اس کی پشت میری طرف تھی۔ میں
نے ترکش سے تیر نکالا اسے کمان میں رکھا۔ ابوسفیان
نے نشانے پر تھا۔ بس یہ چند لمحات کی بات تھی کہ اس
وقت اسلام کا سب سے بڑا دشمن اپنے منطقی انجام کو پہنچ
جاتا۔ لیکن مجھے اللہ کے رسول ﷺ کی ہدایات یاد آگئیں
کہ دشمن کی خبر لانے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں کرنا۔ میں
آگے بڑھا اور لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ابوسفیان لوگوں
سے باتیں کر رہا تھا۔ عرب کا یہ نہایت زیرک انسان

اچانک کہنے لگا: لوگو! اپنے ارد گرد کا خیال رکھنا۔ ہو سکتا
ہے کہ محمد (ﷺ) نے اپنے کسی آدمی کو تم لوگوں کی خبر لینے
کے لیے بھیج دیا ہو اور وہ تمہاری باتیں سن رہا ہو۔ سیدنا
حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے فوراً اپنے ساتھ بیٹھے
ہوئے آدمی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسے اتنی مہلت ہی نہ دی کہ
وہ مجھ سے پوچھتا کہ میں کون ہوں؟ میں نے پہل کر تے
ہوئے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں
فلاں بن فلاں ہوں۔ (یہ عمرو بن العاص تھے) میں نے
کہا کہ ٹھیک ہے۔ اسے میرے بارے میں سوال کرنے کی
ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی۔ وہ مجھے اپنا ہی آدمی سمجھ رہا
تھا۔ آگ کے الاؤ کے ارد گرد لوگ آگ سینک رہے تھے
اور ابوسفیان ان سے کہہ رہا تھا کہ لوگو! بنو قریظہ نے
تمہارے ساتھ بڑی بد عہدی کی ہے۔ ادھر تخت آندھی کا
طوفان ہے ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو گئے۔

**سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق میں ایک نمایاں
کردار ادا کیا۔ وہ غزوہ خیبر بیعت رضوان فتح
مکہ اور دیگر غزوات میں بھی شریک رہے۔**

ہماری ہانڈیاں اڑ گئیں آگ تک جلاتا مشکل ہو گئی ہے۔
میں ان حالات میں کوچ کر رہا ہوں۔ پھر وہ اپنے اونٹ
پر سوار ہوا اور مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ
سارے حالات جاننے کے بعد بخیریت واپس مسلمانوں
کے لشکر میں پہنچ گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ اس وقت نماز
میں مشغول تھے۔ وہ نماز پڑھ چکے تو میں نے ان کو
سارے حالات سے باخبر کیا۔ میں ساری رات جاگتا رہا
تھا اور اب مجھے سردی بھی لگ رہی تھی۔ ذرا یہاں اللہ کے
رسول ﷺ کی اپنے ساتھیوں کے ساتھ محبت ملاحظہ کیجیے۔
آپ ﷺ نے اپنی چادر کا ایک حصہ میرے اوپر
ڈال دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم سو جاؤ۔ اللہ کے رسول ﷺ
پھر نماز اور شکر میں مشغول ہو گئے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ میں صبح تک سویا رہا۔ حتیٰ کہ نماز فجر کا وقت ہو گیا۔
اب اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے نہایت محبت سے
فرمایا: لقم یا نومان! "اے نیند کے متوالے! اٹھو۔" نماز
کا وقت ہو گیا ہے۔

اس طرح سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق میں

ایک نمایاں کردار ادا کیا۔ وہ غزوہ خیبر بیعت رضوان فتح
مکہ اور دیگر غزوات میں بھی شریک رہے۔

جب سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی
اللہ عنہ کے ادوار خلافت آئے تو انہوں نے جہاد میں بھرپور حصہ
لیا۔ ۱۸ ہجری میں نہاد پر لشکر کشی کے وقت سیدنا عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کی خواہش پر وہ کوفہ سے ایک منتخب لشکر لے کر
نکلے اور ایرانیوں کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ کے سپہ سالار
سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اس جنگ میں شہید ہو
گئے۔ کمانڈر کی شہادت کے بعد فوج کو انصر ول کرنا بڑا
مشکل ہوتا ہے مگر یہاں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بے مثال
جرات اور قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ وہ فوج
کی قیادت سنبھال لیتے ہیں اور ایسی جرات کا مظاہرہ
کرتے ہیں کہ دشمن کو شکست فاش ہوتی ہے۔

اب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو ایران کی آخری حد

پر واقع آذر بایجان پر حملے کا حکم دیتے
ہیں اور یہ ایک سخت لڑائی کے بعد اس
علاقے کو کبھی اسلامی مملکت کی حد میں
شامل کر دیتے ہیں۔ پھر وہ مسلسل آگے
بڑھتے چلے گئے اور ایران کے بیشتر حصے

کو اسلامی قلمرو میں شامل کر دیا۔ ادھر مدینہ طیبہ میں مرکزی
حکومت ایک اور فیصلہ کرتی ہے انہیں فوجی خدمات سے
سبکدوش کر کے مدائن کا گورنر مقرر کیا جاتا ہے۔

مدائن کا علاقہ برازخیز تھا۔ اس علاقے کے لوگ
بڑے مالدار تھے۔ گورنر کو مراعات بھی ملتی تھیں مگر سیدنا
حذیفہ رضی اللہ عنہ نہایت سادگی اور فقر و فاقے سے زندگی بسر
کرتے تھے۔ وہ بہترین منتظم تھے چنانچہ سیدنا عثمان رضی
اللہ عنہ نے بھی انہیں اپنے دور میں ایک مدت تک مدائن کی
گورنری پر فائز رکھا۔ سیرت نگاروں کے مطابق وہ ایک
مرتبہ پھر اسلامی لشکر میں شامل ہو گئے اور رے اور آرمینیا
کے معرکوں میں داد شجاعت دی۔

پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے
انہیں منافقین کے نام بتا رکھے تھے۔ جب اللہ کے
رسول ﷺ غزوہ تبوک سے واپس آتے ہوئے راستے
میں ایک جگہ گھائی سے گزر رہے تھے اس وقت آپ ﷺ
کے ساتھ صرف سیدنا عمار رضی اللہ عنہ تھے جو انہی کی تکمیل تھے
ہوئے تھے۔ سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ انہی ہاں تک رہے

داعش اور اس کے تکفیری افکار

تحریر: جناب ابو عبد اللہ عبد اللطیف الکردی

حالیہ دنوں بہت سے لوگ سلفیت پر داعش (دولت اسلامیہ شام و عراق) کے افکار و خیالات کے حامل ہونے کا الزام لگا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ داعش سلفیت اور وباہیت ہی کا پروان چڑھا ہوا پودا ہے۔ سلفیت پر اس طرح کا الزام لگانے والے تین گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں:

۱۔ پہلا گروہ ان دشمنان اسلام کا ہے جنہیں کسی بھی حقیقت کو خاطر مطلق کرنے میں اعلیٰ درجہ کی مہارت حاصل ہے۔ نیز مرفرہیب کے فن سے وہ بخوبی واقف ہیں۔ وہ اس بات کو جانتے ہوئے بھی کہ سلفیت ہی اصل اسلام ہے سلفیت پر یہ الزام جز رہے ہیں کہ داعش سلفیت کا پیدا کردہ فتنہ ہے جبکہ وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ اتہام جھوٹ پر مبنی ہے۔

دومرا گروہ خصوصاً ان قبر پرستوں کا اور مومنا بدعتیوں کا ہے جو حق پرست سلفی دعوت کے سامنے تہی دست ہیں تو الزام تراشی و بہتان بازی پر اتر آئے ہیں۔

۲۔ تیسرا گروہ ان عوام کا ہے جو درج بالا گروہوں کے افکار و خیالات سے متاثر ہیں۔

سلفیت اور داعش کے درمیان فرق کی وضاحت کا میرا مقصد یہ ہے کہ اس فتنہ کی روک تھام کی جائے تاکہ جو زندہ رہے دلیل کے ساتھ زندہ رہے اور جو ہلاک ہو اس کی ہلاکت لاعلمی کے باعث نہ ہو۔ (اللہ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔)

سلفیت اور داعش — درمیان بنیادی فرق

① سلفی لوگ مسلمان حاکموں کو کافر نہیں گردانتے اگرچہ وہ ظلم کریں، گناہوں کا ارتکاب کریں، الایہ کہ کھلم کھلا کفر کا ارتکاب کریں۔ ان کو کافر نہ گرداننے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جو کچھ بھی کریں اس کو صحیح سمجھا جائے۔ نیز ان کی جانب سے جو احکام و فرامین صادر

ہوں انہیں شریعت کے ترازو میں مٹی برانصاف تسلیم کیا جائے۔ بلکہ بھلائی کو بھلا مانا جائے گا اور برائی کا انکار کیا جائے گا۔

جبکہ داعش تمام مسلم حکمرانوں کو کافر کہتے ہیں بلکہ ان کے نظریے کے مطابق تمام مسلم حکمران حقیقی کفار سے بھی بدتر ہیں۔

② سلفی لوگ غیر معصیت کے کاموں میں مسلم حکمرانوں کی اطاعت واجب قرار دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں معصیت کے کاموں میں ان کی نافرمانی کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو جائے بلکہ حکمت و دانائی اور ادب و احترام کے ساتھ بقدر استطاعت انہیں بھلا مشورہ دینا سب پر واجب ہے۔ جبکہ داعش کے علبردار مسلم حکمرانوں کو سرے سے

سلفی حضرات اسلامی ممالک کی پولیس، فوج اور حفاظتی دستوں کو کافر نہیں کہتے بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ مذکورہ لوگوں کا خون بہانا حرام ہے۔

سرپرست ہی تسلیم نہیں کرتے نیز ان کی اطاعت کے قائل ہی نہیں بلکہ انہیں طاغوت تسلیم کرتے ہیں اور ان کے خلاف بغاوت کو واجب قرار دیتے ہیں۔

③ سلفی فکر کے حامل لوگ حکمرانوں کا خون حرام تسلیم کرتے ہیں۔

جبکہ داعش کی فکر کے لوگ کہتے ہیں کہ تمام حکمرانوں کا خون معاف ہے۔

④ سلفی حضرات اسلامی ممالک کی پولیس، فوج اور حفاظتی دستوں کو کافر نہیں کہتے بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ مذکورہ لوگوں کا خون بہانا حرام ہے۔

جبکہ داعش کے لوگ تمام اسلامی ممالک کی پولیس، فوج اور حفاظتی دستوں کو کافر مانتے ہیں اور ان کا

خیال ہے کہ مذکورہ لوگوں کا خون بہانا حرام ہی نہیں بلکہ تقابلی انداز کا یہ ہے۔

⑤ سلفی فکر سمجھتی ہے کہ اسلامی ممالک سے اندرون و بیرون ہونے والے قتل و غارتگری کی کارروائیاں ناجائز ہیں۔ جبکہ داعش کا نظریہ ہے کہ تمام مسلم ممالک دارالکفر ہیں۔

⑥ سلفی نقطہ نظر سے اسلامی ممالک سے اندرون و بیرون ہونے والے قتل و غارتگری کی کارروائیاں ناجائز ہیں۔ جبکہ داعش کا نظریہ ہے کہ تمام مسلم ممالک دارالکفر ہیں۔

⑦ سلفیوں کا خیال ہے کہ اسلام کے نفع میں خیر و صلاح نیز درستی اور شہادت کے سبب ہلاکت کی توفیق کی دعا کرنا سنت ہے۔

جبکہ داعش کے نظریے کے مطابق ان کے نفع میں ہلاکت دعا کرنا واجب ہے۔ نیز ان کے عقائد میں یہ چنانچہ ایک کافر کے نفع میں شہادت کے سبب ہلاکت کی توفیق کی دعا کرنا ناجائز ہے۔

⑧ سلفی حضرات کی تکبیر اور انتہائات مطلقہ است و احتجاجات سے لیے نہیں ہوتی کیونکہ ان کا مقصد لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی بندوں کی بندگی سے بندوں کے پروردگار کی بندگی اور مذہب کی ظلم و زیادتی سے اسلام کے عدل و انصاف کی طرف نکال کر لانا ہے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ حاکم و محکوم دونوں کے ساتھ نصیحت و خیر خواہی کا معاملہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف حکمت و دانائی اچھی نصیحت اور بہتر طریقے سے گفتگو کے ذریعے بلایا جائے۔ ان کا مقصد عوام کے ووٹ پر ہاتھ صاف کرنا یا اقتدار پر قبضے کی دوزخ نہیں ہوتی۔

جبکہ داعش کے لوگوں کا خیال ہے کہ انقلاب برپا کرنا اور مظاہروں و احتجاجات کے ذریعے حکومتوں کی تبدیلی کی کوشش عین شرعی فریضہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ سلفیوں کی توحید و سنت اور ملک کے امن و امان کے تحفظ کی دعوت مرجعہ (گمراہ فرقہ) کی روش، بزدلی اور بادشاہوں کی زلہ خواری ہے۔

تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں۔ جبکہ داعش کی رائے ہے کہ کفر کے ساتھ کسی بھی قسم کا حسن سلوک اور انصاف جائز نہیں۔

⑮ سلفیوں کے نزدیک قاعدہ کا یہ "جو کافر و کافرانہ کفر ہے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔" اصل کافروں اور ان مرتدوں پر چسپاں ہو گا جن کی تکفیر اللہ اور اس کے رسول نے کی ہے۔ لیکن مسلمانوں میں سے جو شخص کسی کفار کا ارتکاب کر بیٹھے یا اس سے کفر کا کام سرزد ہو جائے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور نہ اس بنا پر اس کو کافر نہ کہنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔ اسی طرح یہ بات اس شخص پر بھی چسپاں نہیں ہوگی جو اس شخص کی تکفیر نہ کرے جس کی تکفیر ناحق غالی خوارج نے کی ہے۔

جبکہ داعش کی فکر کے ہمنوا لوگوں کا مسلک ہے کہ جو شخص اس کو کافر نہ کہے نہ داعش نے کافر کہا ہے تو وہ بھی کافر ہوگا۔

⑯ سلفی ان مسلمانوں کو کافر نہیں مانتے جنہیں داعش کے لوگ کافر مانتے ہیں جبکہ اسے کافر مانتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کہا ہے۔ وہ برائی سے برائی کی اصلاح نہیں کرتے اور نہ تکفیر کا جواب تکفیر سے دیتے ہیں بلکہ بدعت کا جواب سنت سے غلط کا جواب صحیح سے ظلم کا جواب عدل سے اور معصیت کا جواب طاعت سے دیتے ہیں۔ وہ اپنے میں سے اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

جبکہ داعش سلفیوں کو کافر کہتے ہیں اور انہیں مرتد قرار دیتے ہیں۔ نیز قلم کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔

⑰ سلفی امن و آشتی کا ذریعہ ہیں وہ جو شیئہ جذباتی لوگوں کو پرسکون رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ نیز اسلامی حقیقی خدمت و نصرت کے گر سکھاتے ہیں اور ان کے اعمال انبیاء کے طریقوں کے مطابق ہوتے ہیں۔

جبکہ داعش باعثِ انارکی و موجدِ فتنہ و فساد ہیں وہ سر پھرے اور اوباش قسم کے نوجوانوں کو خونریزی پر ابھارتے ہیں۔ نیز مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے گر سکھاتے ہیں اور پھر بتاتے ہیں کہ کس طرح انہیں خارجیوں کی طرح ذبح کریں۔

ہیں جو شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے وہ الیق انکار اور کفر ہے نیز اس کا ماننے والا کافر ظالم یا گنہگار ہو گا۔ جو شریعت الہی کے مطابق ہے مثلاً انتظامی قوانین جن کا مقصد ملک اور باشندگان ملک کی خدمت ہے اس قسم کا جاہلیت یا کفر سے کچھ لینا دینا نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ واللہ اعلم!

جبکہ داعش کے علمبرداروں کا خیال ہے کہ خود ساختہ قوانین سب کے سب جہالت گمراہی اور کفر اکبر کے زمرے میں آتے ہیں جو بھی ان کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ سراسر کافر کہلائے گا۔

⑱ سلفیوں کا نظریہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلم ممالک کے درمیان دنیاوی تعلقات اس وقت تک جائز ہیں جب تک کہ یہ تعلقات غیر شرعی معاہدوں پر منتج نہ ہوں اور یہ کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشرکوں

سلفیوں کا نظریہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلم ممالک کے درمیان دنیاوی تعلقات اس وقت تک جائز ہیں جب تک کہ یہ تعلقات غیر شرعی معاہدوں پر منتج نہ ہوں اور یہ کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشرکوں سے تعاون ناجائز ہے۔

سے تعاون ناجائز ہے۔

جبکہ داعش مسلمانوں اور کفار کے درمیان ہر قسم کے تعلقات کو حرام قرار دیتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ تعلقات مشرکوں کے تعاون کے قبیل سے ہے جو کہ کفر ہے۔

⑲ سلفیوں کی رائے ہے کہ ایسے کافر کے ساتھ بھلائی کرنا جائز ہے جو نہ تو دینی امور میں آپ سے لڑتا ہے اور نہ دنیوی معاملات میں آپ کے ساتھ نا انصافی کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الممتحنة: ۸)

ترجمہ "جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ

تمہیں منع نہیں کرتا۔" یہاں قیامت تک جاری رہے گا۔ لیکن اس کے لیے مقررہ شرائط و پابندیاں ہیں جو ان کے خلاف شرعی جہادوں و فتنہ سازیوں سے انہیں روکنے کے لیے ہیں۔ یہاں قیامت تک جاری رہے گا۔ لیکن اس کے لیے مقررہ شرائط و پابندیاں ہیں جو ان کے خلاف شرعی جہادوں و فتنہ سازیوں سے انہیں روکنے کے لیے ہیں۔ یہاں قیامت تک جاری رہے گا۔ لیکن اس کے لیے مقررہ شرائط و پابندیاں ہیں جو ان کے خلاف شرعی جہادوں و فتنہ سازیوں سے انہیں روکنے کے لیے ہیں۔

جبکہ داعش کا نظریہ ہے کہ "قتل قیامت تک جاری رہے گا۔" کا مطلب یہ ہے کہ ایک کسی بھی صورت میں بدلہ نہیں دینی چاہیے۔ حتیٰ کہ کوئی کسی کے لیے کوئی کفر یا عداوت نہ ملے تو مسلمان اور معاہدہ کی لڑائی جاری رہے گی جبکہ ہم تو یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ وہ فتنہ و چور کفر مسلمانوں سے کرتے نظر آ رہے ہیں۔

⑳ عافی حضرت لوگوں کو حکم ان کی اطاعت لازم پڑنے اور ان کے خلاف بغاوت سے دور رہنے کا حکم دیتے ہیں نیز بتاتے ہیں کہ شرعی جماعت کا مطلب مسلمانوں کا کسی مسلم حکمران کی امارت میں مجتمع ہونا ہے اور اس جماعت کے خلاف بغاوت گناہ گمراہی اور نری جہالت ہے۔

جبکہ داعش لوگوں کو اپنے امیر کی اطاعت لازم پڑنے اور اسلامی ممالک میں مسلم حکمرانوں کے خلاف بغاوت کا حکم دیتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک جماعت کا مطلب ان کی اپنی جماعت ہے اور جو ان کی جماعت سے نکل جائے وہ مرتد اور اس کا خون مباح ہے۔

㉑ سلفی حضرات ان کافروں سے لڑائی کو حرام قرار دیتے ہیں جن کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے یا جنہیں امن دیا گیا ہے۔

جبکہ داعش کے لوگ ان کے خون کو مباح اور ان کے قتل کو واجب قرار دیتے ہیں۔

⑳ سلفیوں کا ماننا ہے کہ خود ساختہ قوانین کی دو قسمیں

۱۸) سلفیوں کی قیادت علماء ربانین و پختہ کار مشہور اہل علم کرتے ہیں۔

جبکہ داعش کی قیادت وہ جہلاء کرتے ہیں جن کی حقیقت تک رسائی بڑی مشکل ہے۔

۱۹) سلفی لوگ دنیا جہان کے لیے رحمت اور باعث ہدایت، دین کے مستند علماء اور مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔

جبکہ داعش مسلمانوں کو ذبح کرنے کے لیے ہی پیدا ہوئے ہیں، انسانوں میں سخت ترین مزاج کے مالک ہیں۔

۲۰) سلفیوں نے مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا، اسلام کی ترقیوں کی اور اسے لوگوں کے دلوں میں محبوب ترین بنا دیا۔ جبکہ داعش نے مسلمانوں کو بدنام کیا اور اسلام سے لوگوں کو متنفر کر دیا۔

۲۱) سلفیوں کا ماننا ہے کہ انسان کفر کا ارتکاب کرنے سے کافر نہیں ہو جاتا۔

جبکہ داعش کا کہنا ہے کہ کفر کا کوئی بھی کاربزار لیا تو وہ احوال کافر ہو جائے گا۔ ان کے یہاں لامسی کو بھی مذہب تسلیم نہیں کیا جاتا۔

۲۲) سلفی لوگ کسی کو کافر قرار دینے میں غلو سے کام نہیں لیتے۔ جبکہ داعش تکفیر میں حد درجہ غلو کرتے ہیں۔

۲۳) سلفیوں کی دعوت غلو سے حد درجہ دور ہے کیونکہ ان کا منہج اس وحی الہی سے ماخوذ ہے جو مطہریت کی تعلیم دیتی ہے جو کہ صحابہ کرامؓ اور قیامت تک آنے والے ان کے نیکو کار پیروکاروں کا طریقہ ہے۔

جبکہ داعش کی دعوت غلو و شدت پسندی پر مبنی ہے کیونکہ اس کا منہج اپنے خارجی اسلاف سے ماخوذ ہے۔

۲۴) سلفیوں کی دعوت راعی اور رعایا دونوں کی دینی و دنیاوی اصلاح پر مبنی ہے۔

جبکہ داعش نے نہ تو اسلام کی کوئی مدد کی اور نہ ہی دشمنان اسلام کو کوئی رک پہنچائی، نہ انہوں نے دین کو قائم کیا اور نہ دنیا کو باقی رہنے دیا۔

۲۵) سلفیوں کی دعوت حکمت و دانائی کے ساتھ مسلمانوں کو عزت بخشنے اور دشمنان اسلام کفار و مشرکین کو ذلیل کرنے والی واحد اسلامی دعوت ہے۔

جبکہ داعش کی دعوت کا مقصد مسلمانوں کو ذلیل اور

دشمنان اسلام، مشرکین و ملحدین کو عزت بخشنا اور اپنے کرتوتوں سے انہیں مسلم ممالک میں بسانا پھر ان پر ان کا کنٹرول کرنا ہے۔

۲۶) سلفیوں کے نزدیک توحید کی تین قسمیں ہیں: توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور توحید الاسماء والصفات۔

۲۷) سلفیوں کا مقصد لوگوں کو ان کے رب سے واقف کرانا، ان سے اس کی بندگی کرانا اور شرک سے دور کرنا ہے۔

جبکہ داعش کا مقصد لوگوں کو ان کے حکمرانوں کے خلاف بھڑکانا اور ان کے مقابلے کے لیے مسلح کرنا ہے۔

۲۸) سلفی مسلمانوں کو مہاجرین، انصار اور علماء ربانین سے جوڑتے ہیں۔

جبکہ داعش لوگوں کو تکفیر کرنے والوں سے جوڑتے ہیں۔ ان کے نزدیک سلفیت کا اطلاق سلف ان

داعش عصر حاضر میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے، نشانہ بنانے اور ان کے نام پر عالم اسلام میں خلفشار پیدا کرنے کا عظیم سازشی کرتوت ہے جسے اعداء اسلام انجام دے رہے ہیں۔

کے بزرگ خوارج پر ہوتا ہے نہ کہ صحابہ کرامؓ یا علماء ربانین پر۔

۲۹) سلفی مسلمانوں سے شر و فتن کو دور کرتے ہیں۔ جبکہ داعش مسلمانوں میں شر و فتن پیدا کرتے ہیں۔

۳۰) سلفی حضرات لوگوں کو اللہ کی جانب بصیرت و دانائی کے ساتھ بلاتے ہیں اور اس طرح وہ مسلمانوں کے حق میں اللہ کی طرف سے باعث رحمت ہیں۔

جبکہ داعش کی تمام تر تک و دو جہالت و نادانی پر مبنی ہے اور وہ مسلمانوں کے لیے مصیبت اور آزمائش کا سبب بن گئے ہیں۔

۳۱) سلفیت کی دعوت کا آغاز صفاء قلب اور تربیت نفس سے ہوتا ہے۔ یعنی مسلمانوں کے عقائد کی شرک و تعطیل، تحریف و تشیل اور تدبیر سے صفائی اور توحید و تنزیہ کا اثبات، اللہ تعالیٰ کی تسبیح، توقیر اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا نیز رسول اللہ ﷺ کی اتباع اس کے اہم عناصر ہیں۔

جبکہ داعش کی اس دعوت حکومت کے قیام، اقتدار کی

کشمکش اور جو بھی ان سے راستے میں آئے اس کے تہ تیغ کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ ان کے یہاں اقصیہ و تربیت کا کوئی اہتمام نہیں۔

داعش عصر حاضر میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے، نشانہ بنانے اور ان کے نام پر عالم اسلام میں خلفشار پیدا کرنے کا عظیم سازشی کرتوت ہے جسے اعداء اسلام انجام دے رہے ہیں۔ سلفیت جو غنی فی فکر اور شدت پسندی سے شہرہ آفاق ہے اس سے جوڑنے کی ناروا کوشش اور سازش ہے۔ وہ اہل انصاف جانتے ہیں کہ دونوں درمیان وئی شے وجہ اشتباہ نہیں۔

وشتان بین مشرق و مغرب! **بقیہ** **آل سعود..... اور حج انعامات**

حکومت ہمارا انتظامی لحاظ سے ضروریوں اور نامیوں کا پورا پورا اہتمام کرتی ہے اور حاجی صاحبان سے جو تسلیات ہوتی ہیں ان کا پورا اہتمام کر لیا جاتا ہے اور ان میں تدارک رسانی ہے۔ مثلاً شہر ہرموں میں چند بھائی نے مٹی میں لھان پکانے کے لیے چائے چائے جاتے تو خیموں میں آگ بجڑا گئی جن کے شعلوں نے کئی افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ چنانچہ سعودی حکومت نے آئندہ مٹی میں لھان پکانے پر پابندی عائد کر دی اور وہاں پتھروں کی بجائے فائبر کے جدید خیمے نصب کیے جن پر آگ اثر نہیں کرتی۔

اسی طرح کچھ عرصہ قبل ہرات میں کنکریاں مارتے ہوئے چند ضعیف العمر مرد، خواتین کے پاؤں اکڑ گئے اور وہ اونٹوں کے پاؤں سے روندے گئے، حکومت نے آئندہ اس کا حل یہ کیا کہ ہرات کوئی در بے اونچا کر کے بڑے ٹیلے بنا دیے اور آمد و رفت کے راستے متعین کر دیئے تاکہ کنکریاں مارتے ہوئے اندو بھناک سانچہ نہ ہو۔

ہر فانی حکومت مختلف قسم کی خطرناک بیماریوں سے بچاؤ اور علان کے لیے کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے لیکن اس کے باوجود لوگ اس بیماری سے مرتے بھی ہیں۔ کیا یہ حکومت کی ناکامی یا نااہلی ہے؟ ہرگز نہیں۔ سعودی حکومت ہر سال مشاہدہ کی روشنی میں غلطیوں سے ازالہ کے لیے بہتر سے بہتر انتظام کرتی ہے لیکن جن کے مقدر میں شہادت کی موت لکھی ہو حکومت لاکھ تدارک کرے اس کو کون روک سکتا ہے۔ وہ کتنے خوش قسمت حجاج ہیں جو روز محشر حالت احرام میں لبیک اللہم لبیک پکارتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے دربار میں حاضر ہوں گے۔ رب ذوالجلال ان کے اوتھین کو صبر جمیل دے۔

مالی ۲۰۱۵ء کے مقررہ بجٹ پر مسند احمد میں سنی

بادشاہ کی وجہ سے کہیں نہ ہو جس میں ۱۱۱ عازین حج شہید ہوئے۔ چندان بعد سانحہ منی میں بحمد اللہ ۸۲۵ حجاج شہادت کی موت سے رفاہ ہوئے۔ حکومت سعودیہ نے زخمیوں کو فوراً ہسپتال داخل کیا اور ان کو وقت علی سہولتیں مہیا کیں۔ شہداء اور زخمیوں کے لیے امدادی علاج کا اعلان کیا اور سانحہ کی فوری تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔

ادھر سانحہ ہوا ادھر میڈیا نے واہیا مچانا شروع کر دیا کہ سعودی حکومت کی نا اہلی اور مخصوص VIP افراد کو راستہ دینے کی وجہ سے بھگدڑ ہوئی۔ یہ الیہ ہے کہ ہمارے اگام میڈیا اغیار کا زرخیز جو چاہتا ہے بغیر تحقیق کے نشر کر دیتا ہے۔

تیس لاکھ سے زیادہ حجاج کرام تھے جن میں ضعیف العمر مرد و خواتین کی کثرت تھی۔ جن کو مختلف مقامات پر پڑنے کے لیے مسنون دعائیں تو کسی حد تک سکھائی جاتی ہیں لیکن منظم انداز میں امیر کی اطاعت میں مناسک حج ادا کرنے کی تربیت نہیں دی جاتی۔

میڈیا پر ایک صاحب نے اظہار خیال کیا کہ دیگر مذاہب عالم کے اجتماع پر امن اختتام پذیر ہوتے ہیں لیکن

حج پر حادثات کیوں ہوتے ہیں؟ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ملت اسلامیہ کا سالانہ حج کا اجتماع دیگر مذاہب عالم کی طرح ایک دن کے لیے رسمی یا مالی اجتماع نہیں ہوتا بلکہ حجاج کا حرمین شریفین میں

چالیس روز تک قیام ہوتا ہے۔ جن میں تقریباً دس دن حجاج کا مکہ مکرمہ میں جمع ہونا ضروری ہوتا ہے جس میں تقریباً تیس لاکھ حجاج بیک وقت مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ ان کی راہ نمائی اور حفاظت کے لیے ایک لاکھ افراد سیورٹی پر مامور ہوتے ہیں جو حجاج کرام کو زبانی تو کہہ سکتے ہیں ”حرام ہے“ ”ممنوع ہے“ لیکن منع کرنے کے لیے ان کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

در اصل سانحہ منی حکومت کے کسی انتظامی سقم کی بنا پر وقوع پذیر نہیں ہوا بلکہ حجاج کی بے صبری سے پیش آیا۔ حکومت پنجاب کے مشیر مذہبی امور جناب طاہر محمود اشرفی کے بقول حادثہ مخصوص ملک کے حاجیوں کے ایک گروپ کا انتظامیہ سے تعاون نہ کرنے اور بہت دھری کے باعث

آل سعود اور حج انتظامات!

تحریر: جناب عطاء محمد جموعہ

دوسرے کے حالات سے ہر وقت آکاہی ہوتی ہے وہاں اس نے فنی اثرات کی بنا پر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ سعودی عرب بھی اس سے متاثر ہوا تاہم دیگر ممالک کی نسبت وہاں جرائم کی شرح نہایت کم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آل سعود کو تیل کی دولت سے سرفراز کیا تو انہوں نے اس اسلام کی اشاعت اور عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا۔ انہوں نے غیر مسلم ممالک میں ہزاروں مساجد تعمیر کروائیں جن پر سینکڑوں ملین ڈالر خرچ ہوئے۔ سعودی عرب میں سینکڑوں سرکاری کالج، ہزاروں سکول اور متعدد یونیورسٹیاں قائم ہیں جن کا خرچ سعودی حکومت برداشت کرتی ہے۔ آل سعود پسماندہ اور مظلوم مسلم دنیا کی دل کھول کر امداد کرتے ہیں۔ پاکستان میں زلزلہ و سیلاب کی قدرتی آفات کے دوران سعودی حکومت نے

حرمین شریفین کی مساجد میں عقیقہ توں کا محور بیت اللہ پر نظر کرنے سے سزا دی و احترام سے سب بات کرتے ہیں۔ انہوں نے دعائیں سے قلب سکون حاصل ہوتا ہے وہاں طواف کرنے سے بے شمار بیماریاں علاج ہو جاتی ہیں۔ مدبرانہ و پیشہ ورانہ ہے کہ جہاں کائنات کے راز و اسرار کی تشریف آوری ہوئی شہادت دینے سے یہ وہ مقام ہو جو ہے جہاں اللہ سے ہو کر داعی الی اللہ ہونے کی قیادت ملے۔

”قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَقْلِبُوا عَنْكُمُ الرُّعْبَ وَالْغَبَةَ“

”تم کہو کہ اللہ ہے۔ وہاں وہی معبود نہیں تو فلاح پاؤ گے اور عرب و عجم کے مالک بن جاؤ گے۔“

مشرکین ملے ملے آپ پر تو کالیف سے دو چار یا تو مدد ملیں گے۔ یہ سبب ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی خدمت میں یہ ہوتی ہے۔

حج اسلام کا رکن ہے دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان مناسک حج ادا کرنے کے لیے سعودی عرب تشریف لے جاتے ہیں۔ بیت اللہ کی خدمت توسیع اور انتظام و انصرام سعودی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

بھر پور اعانت کی جب حکومت پاکستان کو ایٹمی پلانٹ کی تیاری کے لیے مالی مشکلات درپیش ہوئیں تو سعودی حکومت نے اپنے خزانہ کے منہ کھول دیئے۔

حج اسلام کا رکن ہے دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان مناسک حج ادا کرنے کے لیے سعودی عرب تشریف لے جاتے ہیں۔ بیت اللہ کی خدمت توسیع اور انتظام و انصرام سعودی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ حجاج کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر حرم کی توسیع کی گئی۔ حرمین کی صفائی سیورٹی کے لیے ایک لاکھ افراد متعین ہیں جن کا خرچ سعودی حکومت برداشت کرتی ہے کسی دوسرے ملک یا فلاحی تنظیم سے ہدیہ بھی نہیں لیتی۔ سعودی عرب کے مالدار شہری حجاج کے خورد و نوش کی خدمت کو سعادت سمجھتے ہیں۔

مدینہ منورہ اسلامی ریاست کا پہلا شہر ہے جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھا تو یہاں نبی ہستی و مدینہ

منورہ کی عظمت حاصل ہوئی۔ جہاں کے مکینوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفقاء سے والہانہ عقیدت و محبت رہتی دنیا تک ضرب المثل بن گئی۔ مدینہ کی عظمت و رفعت کے کیا سبب! جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفقاء ابو بکر رضی اللہ عنہما و عمر رضی اللہ عنہما سمیت مواسر اترتے ہیں۔ روضہ اطہر پر درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ یہیں رحمت کو اس طرح قرار نصیب ہوتا ہے جس طرح ساحل پر تڑپتی مچھلی کو پانی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حرمین شریفین کی زیارت کی سعادت نصیب فرمائے۔

سعودی عرب سے محبت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس دھرتی پر امد کا نازل کردہ نظام نافذ ہے۔ برقی میڈیا کی وجہ سے دنیا ایک گاؤں کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ ایک

حقوق العباد اور صلہ رحمی

محرر: جناب امیر افضل اعوان

کے حقوق پر دست دراز کرنا خواہ وہ حقوق خالق سے ہوں یا مخلوق کے دونوں حوالہ سے احکامات الہی کو مقدم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

دین اسلام سے زیادہ کوئی مذہب بھی انسانی حقوق کی بجا آوری کو اہمیت نہیں دیتا اسلام وہ واحد مذہب ہے جو مسلمانوں کو آپس میں ایک جسم کی مانند رہنے کی تعلیم دیتا ہے کہ جس طرح کوئی انسان اپنے آپ کو سنبھال اور سدھار کر رکھتا ہے اسی طرح وہ معاشرتی اور سماجی حیثیت میں دوسرے لوگوں کے ساتھ ہمدردی یعنی احسان خدا ترن اور محبت کا سلوک روا رکھے۔ اسی حمت کے تحت اسلام میں انسانیت کے ہر طبقہ کے حقوق اور فرائض کا تعین کیا ہے اور حقوق العباد میں صلہ رحمی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں بیان ہے کہ

سیدنا ابویوب غنری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وحی ایسا ملے بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کو نبی ہو گیا، ان کو نبی ہو گیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صاحب نہرت ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کا نبی و شریک نہ

بنا، نماز قائم کر اور زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔ (صحیح بخاری)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے

سیدنا انس بن مالک رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو یا اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے (قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے)۔ (صحیح بخاری)

غور فرمائیے کہ یہاں رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی متنی تاکید کی گئی ہے۔

حقوق العباد کے حوالہ سے مشرک والدین اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیا گیا اور قطع رحمی یا ان کے حقوق غصب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ایک حدیث مبارکہ میں بیان ہے

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس

کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں۔ رشتہ دار خدا کے حکم کے رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔“ (الانفال)

گرچہ یہ آیت مبارکہ غزوہ بدر اور مسلمانوں کی ہجرت کے تناظر میں نازل ہوئی مگر جیسے قرآن پاک ربی دنیا تک ذریعہ رشد و ہدایت ہے۔ اسی طرح یہ آیت بھی قیامت تک ایل ایمان کے مثل اور مشعل راہ ہے۔ قرآن کریم میں ایک اور مقام پر فرمایا گیا کہ

”خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرج سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے بے حیائی اور نامعقول کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد

دین اسلام میں ہر طبقہ اور رشتہ کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر اس کے جامع حقوق کا مفصل بیان و حکم موجود ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے کائنات انسانی کی عملی زندگی کے دو محور ہیں: اول حقوق اللہ کہ جسے عبادات کہتے ہیں اور دوسرے حقوق العباد جسے باہمی معاملات کہا جاتا ہے۔ یہی دو اصطلاحیں ہیں جو انسانی نظام حیات کے تمام اصول و قواعد اور قوانین کی بنیاد ہیں۔ قرآن کریم میں اس حوالہ سے ارشاد باری ہے کہ

”اور جن (رشتہ دار) قربت کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور ہرے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔“ (الزمر)

اسلام میں رابطہ انداز سے ترک تعلقات کی

بجائے نہ دینی تعلقات کو قائم رکھنے

اور ان کے حقوق ادا کرنے کو ضروری

قرار دیا گیا ہے۔ ماں باپ کے حقوق،

اولاد، بیوی، بہن بھائیوں کے حقوق،

دوسرے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے

حقوق اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر لازم کئے ہیں۔ ان کو نظر انداز کر کے نفلی عبادت میں یا کسی دینی خدمت میں لگ جانا بھی جائز نہیں دوسرے کاموں میں لگ کر ان کو بھلا دینا تو ایسے جائز ہوتا؟

اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام تعلقات اور روابط کا خیال رکھے جن کی درستی پر انسان کی اجتماعی زندگی کی صلاح و فلاح کا انحصار ہے۔ خواہ یہ تعلقات اور روابط معاشرت سے تعلق رکھتے ہوں یا تمدن سے اس حوالہ سے والدین، قریبی رشتہ داروں، قریبی مسکینوں اور ہمسایوں سب کے حقوق آجاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

”جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت

سیدنا انس بن مالک رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو یا اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے (قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے)۔“

رکھو۔“ (الانفل)

اس مختصہ آیت میں تین ایسی چیزوں کا حکم دیا گیا ہے جب پورے انسانی معاشرے کی درستی کا انحصار ہے، پہلی چیز عدل ہے جس کا تصور دو مستقل حقیقتوں سے مرکب ہے۔ ایک یہ کہ لوگوں کے درمیان حقوق میں توازن اور تناسب قائم ہو۔ دوسری چیز احسان ہے جس سے مراد نیک برتاؤ فیاضانہ معاملہ ہمدردانہ رویہ، رواداری، خوش خلقی، درگزر، باہمی مراعات، ایک دوسرے کا پاس و لحاظ دوسرے کو اس کے حق سے کچھ زیادہ دینا، اور خود اپنے حق سے کچھ کم پر راضی ہو جانا یہ عدل سے زائد ایک چیز ہے جس کی اہمیت اجتماعی زندگی میں عدل سے بھی زیادہ ہے۔ تیسری چیز نصیحت ہے کہ اپنی حد سے تجاوز اور دوسرے

میری مومن جو مسلمان نہیں، لیکن نبی سیرت کے زمانہ میں آئی تو میں نے نبی سے پوچھا کہ کیا میں اس سے صلہ رکھوں؟ آپ سیرت نے فرمایا: ہاں، ابن عبیدہ کا یہ ہے کہ اللہ نے انہی کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ”وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِی الْاَمْرِ بِالْحَقِّ“ تم نے ان کے بارے میں نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے ان کے ساتھ بدینی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ خدا ان انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“ (متحدہ: 8) (صحیح بخاری)

قرآن و سنت کی روش سے دیکھا جائے تو غلوئی احساس ہوتا ہے۔ مگر اور رزق کی فراوانی و وسعت ہمارے بھی حقوق العباد کا حصہ ہے کہ اہمیت مسلمہ ہے۔ اس حوالہ سے فرمایا:

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فدا کرتے ہوئے دیکھا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں ۲۰ تھوڑا ہو، اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رکھے کہ ہے۔“ (صحیح بخاری)

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں اس حال میں کہ میں صبر کر لوں اور ثواب کا

خواہش مند ہوں (یعنی میں کھانے پینے کی غرض سے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر اور ثواب کی طلب میں جہاد کروں) اور اس طرح جہاد کروں کہ میدان جنگ میں دشمن کو پیچھے نہ دکھاؤں بلکہ ان کے سامنے سینہ سپر رہوں (یہاں تک کہ میں لڑتے لڑتے مارا جاؤں) تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ ہاں! پھر جب وہ شخص اپنے سوال کا جواب پا کر واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے آواز دی، اور فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ یقیناً معاف کر دے گا مگر قرض کو معاف نہیں کرے گا مجھ سے جبریل نے یہی کہا

ہے (مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقوق العباد کا معاملہ بڑا سخت اور گھٹن ہے اللہ تعالیٰ اپنے حقوق یعنی عبادات و طاعات میں کوتاہی اور گناہ و معصیت کو معاف کر دیتا ہے مگر بندوں کے حقوق یعنی قرض وغیرہ کو معاف نہیں کرتا۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا جبریلؑ آنحضرت ﷺ تک اللہ تعالیٰ کا صرف وہی پیغام نہیں پہنچاتا تھے جو قرآن کریم کی شکل میں ہمارے سامنے ہے بلکہ اس کے علاوہ بھی دیگر ہدایات و احکام پہنچاتے رہتے تھے۔

حقوق العباد ہمارے ایک اور حدیث میں مرقوم ہے کہ

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شہید کے تمام (صغیرہ اور کبیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر دین یعنی حقوق کی معافی نہیں ہوتی۔“ (مسلم)

یہاں دین سے مراد حقوق العباد ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص پر بندہ کا کوئی حق ہو یعنی خواہ اس کے ذمہ کسی کا مال ہو یا اس نے کسی کا ناحق خون کیا ہو یا کسی

سیدنا سعید ابن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین بھی ازراہ ظلم لے گا قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں سے اتنی ہی زمین اس کے گلے میں بطور طوق ڈالی جائے گی۔“

کی آبروریزی کی ہو یا کسی کا برا کیا ہو یا کسی کی غیبت کی ہو تو اگر وہ شخص شہید بھی ہو جائے تب بھی یہ چیزیں معاف نہیں کی جاتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں کے حقوق کسی حال میں معاف نہیں کرتا۔ کسی کے حقوق غصب کرنے ہمارے ایک اور حدیث مبارکہ میں فرمایا:

سیدنا سعید ابن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین بھی ازراہ ظلم لے گا قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں سے اتنی ہی زمین اس کے گلے میں بطور طوق ڈالی جائے گی۔“ (بخاری و مسلم)

یعنی کسی کی کوئی بھی چیز خواہ وہ زیادہ ہو یا کتنی ہی کم کیوں نہ ہو، زبردستی چھین لینا یا ہڑپ کر لینا نہ صرف سماجی

طور پر ایک ظلم اور اخلاقی طور پر ایک ہیمانک دینی ہے بلکہ شرعی طور پر بھی انتہائی سخت جرم اور گناہ ہے۔ اسلام نے انسانی حقوق کے تحفظ کا جو اعلیٰ تصور پیش کیا ہے اور اسلامی شریعت نے حقوق العباد پر ذاکہ ڈالنے والوں کو جن سخت سزاؤں اور عتابوں کا مستوجب قرار دیا ہے۔ یہ حدیث گرامی اس کا ایک نمونہ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کی زمین کا ایک بالشت بھر حصہ بھی زبردستی ہتھیائے گا اسے اس کے ظلم و جور کی یہ سزا دی جائے گی کہ قیامت کے دن زمین کا صرف وہی حصہ نہیں جو وہ غصب کرے گا بلکہ ساتوں زمینوں میں سے اتنی ہی زمین لے کر اس کے گلے میں بطور طوق ڈالی جائے گی۔

اسی طرح حقوق العباد کی کمی کرتے ہوئے کسی کا حق یا مال غصب کرنے ہمارے ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ

سیدنا عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔“ (بخاری)

یعنی کسی مسلمان کا مال کو ناجائز طریقے سے لینے کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ غیر مسلم کا مال کو ناجائز طریقے سے لینے کا یہ

توصیف یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو کسی بھی حال میں اس کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ مسلمان بھائیوں کے مال کو ناحق طور پر اور زبردستی لوٹ لیں کیونکہ اس کا تعلق

صرف حقوق العباد کی پامالی ہی سے نہیں بلکہ معاشرہ اور سوسائٹی کے امن و سکون کی مکمل تباہی سے بھی ہے۔ لہذا امن و سلامتی کے سرچشمہ اسلام کا تابعدار ہونے کے ناطے ایک مسلمان پر یہ ذمہ داری سب سے زیادہ عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے معاشرہ اپنی قوم اور اپنے ملک کے نظام امن و امان کو درہم برہم ہونے اور الاقانیت پٹیلے سے بچائے۔ جس کا بنیادی پہلو یہ ہے کہ دوسرے کے مال و جائیداد حقوق کی پامالی اور لوٹ مار کو اسی طرح ناقابل برداشت سمجھا جائے جس طرح اپنے مال اپنی جائیداد اور اپنے حقوق پر کسی کی دست درازی قطعاً برداشت نہیں ہو سکتی۔ جسم کے کسی عضو مثلاً ناک اور کان وغیرہ کاٹ ڈالنے کو کہتے ہیں اسے شریعت نے حرام قرار دیا ہے

کیونکہ اس طرح اللہ کی تخلیق میں بگاڑ اور بدنامی پیدا کرنا ازراہ آتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مرد اور عورت ساتھ برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں مگر جب ان کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو وصیت کے ذریعہ وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں لہذا ان کے لئے دوزخ ضروری ہو جاتی ہے۔“ (مشکوٰۃ شریف)

یہ حدیث حقوق العباد کی اہمیت کو اور زیادہ ظاہر کرتی ہے کہ جو لوگ اپنی ساری زندگی عبادت الہی میں گزار دیتے ہیں مگر حقوق العباد کو نقصان پہنچانے سے اجتناب نہیں کرتے وہ اپنی تمام عبادتوں کے باوجود اللہ کی ناراضگی کا مورہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جو بک خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ساتھ سال تک عبادت کرتے ہیں مگر اپنی زندگی نے آخری لمحات میں یہ وبال اپنے سر لے لیتے ہیں کہ وہ اپنے مال میں تہائی سے زیادہ کی وصیت کسی غیر شخص کے حق میں کر جاتے ہیں یا اپنا سارا مال کسی ایک وارث کو بھج کر دیتے ہیں تاکہ دوسرے وارثوں کو کچھ نہ ملے اور اس طرح وہ اپنے وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں تو وہ اتنے طویل حصہ کی اپنی عبادتوں کے باوجود اپنے آپ کو دوزخ کے عذاب کا سزاوار بنا لیتے ہیں۔ کیونکہ اپنے وارثوں کو نقصان پہنچانا حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کی وجہ سے غیر مناسب و ناجائز ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی اور اس کی مقررہ ہدایات سے تجاوز بھی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کرنے کے بعد بطور تائید مذکورہ بالا آیت کریمہ پڑھی کیونکہ اس آیت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مورث کو چاہیے کہ وہ اپنے مال کے تہائی حصہ سے زائد کے بارے میں وصیت کر کے اپنے وارثوں کو نقصان نہ پہنچائے۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور (اس خطبہ میں ان کو آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا سب سے بہتر اعمال ہیں۔) (یہ سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا

اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ہاں بشرطیکہ تم اللہ کی راہ میں اس حال میں مارے گئے کہ تم (سختیوں پر) صبر کرنے والے ہو، ثواب کے طالب ہو اور پیچھے دھکا کر بھاگنے والے نہیں ہو بلکہ دشمن کے مقابلے پر جئے رہنے والے ہو۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ ”تم نے کیا کہا تھا؟“ اس نے عرض کیا کہ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں! بشرطیکہ تم صبر کرنے والے ہو ثواب کے طالب ہو اور پیچھے

سیدنا عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ (یعنی جہاد میں) مارا جانا دین (حقوق العباد) کے علاوہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

دھکا کر بھاگنے والے نہ ہو بلکہ دشمن کے مقابلے میں جئے والے ہو مگر دین (یعنی وہ قرض معاف نہیں ہوگا جس کی ادائیگی کی نیت ہی نہ ہو۔) اور مجھ سے جبریل علیہ السلام نے یہی فرمایا ہے۔“ (مسلم)

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے: سیدنا عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ (یعنی جہاد میں) مارا جانا دین (حقوق العباد) کے علاوہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“ (مسلم)

بلاشبہ اسلامی معاشرہ کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں نہ صرف والدین اور اولاد میاں بیوی و دیگر عزیز و اقارب کے حقوق ہمسائیوں، مہمانوں، میزبانوں، یتیموں اور یتیموں، مسکینوں، محتاجوں، بڑوں، چھوٹوں، مسافر، مقیم آجر، اجیر، تاجر، صارف، مالک، نوکر، زمیندار، مزارع، اولی الامر اور رعایا کے حقوق کا تعین کیا گیا ہے بلکہ غیر مسلموں اور ذمیوں کے حقوق کا تحفظ بھی یقینی بنانے کی ہدایت کرتا ہے، شرعی اصطلاح میں انہیں حقوق العباد کہا جاتا ہے۔ اسلام ان حقوق پر عمل کرنے کی محض ترغیب ہی نہیں دیتا

بلکہ اس انسانی فلسفہ حیات نے یہ مسلمانوں کو احکام پر عمل کرنے کا پابند بھی بنایا ہے جو شخص یہ حقوق ادا کرتا ہے وہ ہی دنیا و آخرت میں کامیابی کے زینہ بن چکنے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

”جس نے قسم کھا کر کسی مسلمان آدمی کا حق مار لیا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم واجب کر دیتے ہیں۔“ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! خواہ معمولی سا ہی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”خواہ پیلوں کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔“ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا ”جانتے ہو مفلس کون ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا مفلس تو وہی ہے جس کے پاس دھرم اور

دینار نہ ہو، نیا کامال، محتاج نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور کوۃ فیسے اعمال تو نے کر آئے کا لین لسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں حقداروں میں تقسیم کر دی جائیں گی اور اگر حقدار پھر بھی باقی رہ گئے تو حقداروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے آخر کار وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“ (مسلم)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقوق العباد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

رابطہ نمبر

☎ قاری محمد اسماعیل متقی خطیب سمندری کے رابطہ نمبر
0333-6905903 - 0300-7368135

سالانہ اجتماع خواتین

☎ 19 نومبر 2015ء بروز جمعرات 9 بجے سہ پہر جامعہ فاطمہ الزہراء للبنات الہ آباد (قصور) میں سالانہ اجتماع خواتین منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر سے جید مبلغات خطابات فرمائیں گی۔ ان شاء اللہ!
مخائب: محمد شہباز شاہ کراٹھ ناظم جامعہ ہذا

اخبار الجماعۃ

صحاب رسول سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ قاری محمد حنیف ربانی

بدوملی (نامہ نگار) اصحاب رسول ﷺ سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے صحابہ کرام کے ذریعے ہی اسلام کی تبلیغ و تشریح ہم تک پہنچی ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مرکزی رہنماء اور امیر ضلع گوجرانوالہ قاری محمد حنیف ربانی نے مرکزی جامع مسجد قدس اہلحدیث بدوملی میں 40 ویں سالانہ مقام صحابہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی آخر الزمان ﷺ کے صحابہ کرام نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے تربیت حاصل کی۔ کانفرنس کا اہتمام اہلحدیث یوتھ فورس بدوملی نے کیا۔ کانفرنس کی صدارت امیر شی محمد یونس بٹ نے کی جبکہ شیخ سیکرٹری کے فرائض ناظم شیخ نذیر احمد اسد نے ادا کئے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل نارووال کے امیر چوہدری شوکت علی، چوہدری محمد منور کابلو ممتاز سخانی ملک عبدالرؤف اور مولانا غلام اللہ صدیقی (خطیب فیصل آباد) نے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ قاری محمد احمد نے تلاوت قرآن پاک ربانی۔ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت امیر حمزہ شاہ کر اور مسیح الرحمان ربانی نے حاصل کی۔ کانفرنس سے حافظ محمد یوسف راشد، مولانا ابوبکر سلطان یزدانی، حافظ احسان الہی اور علامہ طارق محمود یزدانی نے خطاب کیا۔ مقررین نے مقام صحابہ و اہل بیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور انہیں اتحاد امت کی علامت قرار دیا۔

شہر ساہیوال کی کامینہ کا اجلاس

لاہور: 19 اکتوبر کو ساہیوال شہر کی کامینہ کا اجلاس بعد نماز عشاء مولانا امجد یار صدیقی صاحب کی زیر صدارت جامعہ ثنائیہ سبزی منڈی میں ہوا جس میں تمام اراکین شریک ہوئے۔ قاری عبدالرحمن نے تلاوت کلام فرمائی، صدیقی صاحب کے سر کی وفات پر تعزیت کی۔ مرزا محمد سلیم ناظم شہر کے فیصلہ کے مطابق ناظم تبلیغ اور ان کے معاون سے کارکردگی رپورٹ طلب کی، انہوں نے تبلیغی پروگراموں کی تفصیل پیش کر دی۔ محمد نسیم رحمانی نے ایک بڑا پروگرام جامعہ ثنائیہ کے علاوہ شہر کی دیگر بڑی مساجد جامعہ رحیمیہ اور جامعہ عزیز یہ میں مرکزی طرف سے کروائے جانے کی تجویز پیش کی اور اس کے بعد ملحق آبادیوں میں ایک ماہ کے دوران 4 پروگرام کروانے چاہئیں۔ حاجی محمد حنیف نے لوگوں کے لیے تربیتی نشست جمعرات کو کروانے کی تجویز دی، اس موقع پر انہوں نے اپنے دوران حج پیش آمدہ دینی مسائل سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ دوسری شق ہفت روزہ اہلحدیث کے بارے میں تھی کہ جن احباب کو مجلہ موصول نہیں ہو رہا ان کی فہرست بنائی جائے اور ترسیل کو یقینی بنایا جائے۔ ہر ساتھی کم از کم دو مزید خریدار بنائے۔ حاجی ہدایت اللہ صاحب نے ایسی فہرست موقع پر تیار کر لی۔ پیغام TV کے کنوینئر حاجی ہدایت اللہ صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ تمام علاقوں میں نشریات جاری ہیں کسی کو کوئی

شکایت نہیں۔ قاری سلیم صاحب اور شیخ سجاد نے بلدیاتی انتخاب میں جماعت کا کردار کے حوالہ سے بات کی تو بتایا گیا کہ ابھی تک مرکزی طرف سے بلدیاتی الیکشن کے بارے میں ہدایات موصول نہیں ہوئیں۔ مالی صورتحال کے پیش نظر حاضرین نے موقع پر 15,000 روپے اکٹھے کر دیے اور ہر ممبر شوری سے 200 روپے ماہانہ وصول کرنے کا فیصلہ ہوا۔ شوری کا آئندہ اجلاس یکم نومبر کو جامعہ ثنائیہ میں ہوگا۔ مرکز نے حاضرین کو پر لطف کھانا پیش کیا اور مولانا صدیقی صاحب کی دعاء خیر سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: رانا محمد فاروق ناظم نشر و اشاعت شہر ساہیوال

تحصیل رحیم یار خاں کا ماہانہ اجلاس

لاہور: 6 ستمبر 2015ء بروز اتوار بعد نماز عصر جامع مسجد طیبہ اہلحدیث مذہب باری شی رحیم یار خاں میں خطیب مسجد ہذا کی دعوت پر مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل رحیم یار خاں کا ماہانہ 9 واں اجلاس زیر امارت مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل زیر نظامت قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل منعقد ہوا۔ تلاوت کلام رحمن صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین نے کی، بعدہ تحصیل ناظم نے سابقہ اجلاس کی کاروائی پیش کی، ہاؤس نے تائید و توثیق کی۔ ایجنڈا پر گفتگو کرتے ہوئے تحصیل ناظم نے شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شعبہ تعلقات عامہ نشر و اشاعت بیت المال اور تبلیغ کو فعال کرنے کی تاکید کی۔ اس

سلسلہ میں گفتگو میں رانا محمد شاہد محمدی، صوفی عبدالرحمن، مرزا افتخار بیگ، حافظ خلیب احمد، زاہد اسلام، رضا، اللہ سلفی، رانا عبدالمجید ندیم، قاری ساجد منیر، قاری محمد اختر، سلفی قاری محمد احمد و دیگر افراد نے حصہ لیا۔ فیصلہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی تمام پالیسیوں سے اتفاق اور اس سے مضبوط رابطہ رکھا جائے ہفت روزہ اہلحدیث کی تعداد 500 میں مزید اضافہ کیا جائے اور شوری کا ہر ممبر اپنے نام جاری کروائے یا مرکز منہاج الاسلام اور مبارک مسجد سے وصول کرے۔ پیغام چینل کے لیے زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کیا جائے۔ امیر محترم حضرت پروفیسر سینیئر پروفیسر ساجد میر اور مجاہد ملت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی کی خدمات کو سراہا گیا اور خراج تحسین پیش کیا گیا۔ (صوفی عبدالرحمن کی دعا اور حافظ خلیب، ماسٹر شریف کی ضیافت کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔)

منجانب: ابو طلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری

۲۰ ویں سالانہ دعوت اہلحدیث کانفرنس

لاہور: 7 ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ترات گئے بمقام مرکز اہلحدیث چک 7/8AR کربلی والیاں پنوں (خانپوال) مقررین فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار احمد، مولانا سید بسطنین شاہ نقوی، مولانا عبدالمنان راج، قاری محمد یعقوب و دیگر علماء خطاب فرمائیں گے۔

منجانب: حافظ عبدالستار خطیب مرکز ہذا

ضرورت رشتہ

لاہور: 36 سالہ معلم ایم اے بی ایڈ کے لیے غریب اور بے سہارا لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکی ناظرہ قرآن مجید پڑھنا جانتی ہو۔ برائے رابطہ: محمد اسلم منہاس ضلع باغ آزاد کشمیر۔ 0312-9274557

انا للہ وانا الیہ راجعون!

لاہور: محمد عمران عابد بھٹی کے والد محترم صوبیدار ریٹائرڈ حاجی محمد رشید (ستویں ضلع قصور) کے والد حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون تمام قارئین سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔ رابطہ: 0344-4318309

مولانا محمد صابر ڈوٹو انتقال کر گئے

لاہور: چھپلہ دنوں جماعت کے دیرینہ کارکن حافظ محمد صابر ڈوٹو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ادا ہے کہ اللہ پاک ان کی بشری لغزشیں معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

غزوہ: محمد عبداللہ قاسم ریٹائرڈ خورداؤ کاڑھ

میں کدو، روہ، سبزی، اخیس، ابلدیت سے خلیب مولانا
مہر اشکور نے برابر آج اور قری رقیق الزمان مدثر کے سر
مہر الغفور مختصر حالات سے بعد ان قتل کی ہے جاتے۔ انالندوانا
الیہ رانعون اور قوم خوش الحاق صوم مسئلہ سے چاند مہمان
نواز شخصیت سے مالک تھے۔ قاری سیف اللہ عابد امیر شمع
خانیوال نے ان کی پڑھائی اس میں سیاسی و مافیہ کلمتہ فکر
کے افروختہ تھے۔ اسے الی یف کے کارخانہ انٹرگرم
اقبال حیات مولانا عبدالرحمن ستانی مولانا محمد اسرار قمر الی
مولانا محمد اسرار قمر الی نے مولانا سے انکار رعایت کیا۔ اور
پسند مکان سے لیے پھیلے ن و م۔ شفیق الزمان بجال سکر قری

محنتی اورے روزگار خواتین و حضرات کیلئے خوشخبری

ہمیں شہر لاہور کیلئے محنتی افراد کی ضرورت ہے
جو ہماری پروڈکشن (ایزی پیپر سوپ) سکول کالج
یونیورسٹیز اور مارکیٹ میں سیل کر سکیں

آمدن 10 تا 15 ہزار ماہانہ
کم از کم 10 سالہ
ڈسٹری بیوٹرز اور سیلز مین
فری

ایزی ایسوسی ایٹس لاہور
0300-9409635
0311-9409635

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

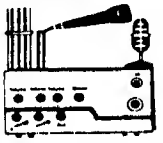
نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S
نہیں دستیاب ہیں۔
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد دسٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
محمد ذیشان ربانی
0343-6007696
055-4212804, 4226706-0300-6430029
فون نمبر:

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت
پروپرائیٹرز ایم اے اکرام مغل (ماہر ٹیکنک)

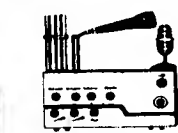
سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
اینڈ سائونڈ سسٹم
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر



نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے
ہمارے ہاں نئے وپرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی
ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کوالیفائیڈ ٹیکنک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد دسٹی کالج گوجرانوالہ

معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔ 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔ وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب ارک	درق خرو	خمر خرو
آب بھ	آب بھن	شہد خالص	بھن سفید	عود ہندی
زعفران	مردارید	درق طلاء	نشین	بادر خرو
ابرشم	گل سرخ	گل نیلوفر	خمر کاہو	دردج مرقی
مسندل سفید	طباخیر	آملہ	جوہر مرجان	سفر تر بوڑ
گل دھنی	الاجچی خورد	کر دھنی	بھن سرخ	

پاکستان

بھرمیں

ہوم ڈسٹریبیوٹری

0314-3085577

مکمل علاج مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوت اعصاب زعفرانی

33 اجزاء کا کیمبر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	چاغ	نارنگ	مغز بدق	آرود خرو	جوہر آبن
سب	چندتری	نارنگ	مغز موالہ	نارنگ	نارنگ
مردارید	نارنگ	نارنگ	نارنگ	نارنگ	نارنگ
درق طلاء	لوہ	نارنگ	نارنگ	نارنگ	نارنگ
درق خرو	نارنگ	نارنگ	نارنگ	نارنگ	نارنگ
نارنگ	نارنگ	نارنگ	نارنگ	نارنگ	نارنگ

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر

700101053034

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر

034575451199

شاختی کارڈ نمبر

35103-1466875-3

رابطہ نمبر

0345-7545119

0313-7545119

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو تکس کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضاء ریسے کے خلیات میں
اسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ
کہ علاج بالقدیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو تکس کی نشوونما
کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو تکس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ
اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورس تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی انشاء اللہ -
میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجرأت مستند درجہ اول ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ
لیکچرار ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی
کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوا نہیں ہے۔
جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

اعضاء کا پھننا	تھری	شوگر	گنگرین	بے اولادی	کمر درد	دہلہا	سپائٹائٹس
کالی کھانسی	سلسلہ بول	اولاد زینہ	بواسیر	دوج انفاس	صعج دکراز	بال سفید ہونا	استقاء
چکی	سوکرا	بول بتری	خونی پیشاب	تھمر انفاس	مہرے ٹل جانا	بال چر	کئی ہارمونز
اتوں کے زخم	پھنیل	بولنا بند ہونا	امراض مردانہ	گھٹھیا	الرجی	بال گرنا	ہیومنیا
سنگرہنی	موناپا	تھلیلہ بول	امراض زنانہ	نقرس	برص	گنہا	کئی حیوانات
خرد الاعضاء	ادجائی	پراسٹٹ گلیڈوز	اضرا	عرق النساء	رولیاں	کئی خون	عنات

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی منڈی حبیب آباد تحصیل پٹوکی ڈویژن لاہور Email:hakeemkarimbhti@hotmail.com

مرکزی جمعیت اہل حدیث، اہل حدیث یوٹم فورس، اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن تحصیل رحیم یار خان کے زیر اہتمام

Logo of the National Book Trust, India, featuring a stylized tree and the text "National Book Trust, India".

مرکز
منہاج الاسلامیہ الحدیث
شاہد قسوی والا مرکز
نہر پورہ غوثیہ کالونی
منہاج روڈ نزد وائرس سٹریٹ
رحیم یار خان

11 سالانہ
 معراج الاسلام
 4
 قسط
 11 سالانہ
 معراج الاسلام
 4
 قسط

بروز ہفتہ
14 نومبر 2015
بعد نماز
عشاء

عبدالرشید

جناب مرزا کی دست
محمد افتخار احمد بیگ
محققہ
مکتبہ تحفہ دارالعلوم
پنجاب، لاہور

[illegible]

مہمان گرامی:

مقامی علمائے اکرام: مفتی عبدالرحمن بھٹی، ڈاکٹر انانا محمد شاہد، پروفیسر عبدالملک، قاری عبدالصواب، قاری ساجد منیر، سید عبداللہ ثانی، شیخ اللہ بھٹی، ڈاکٹر فزحان افضل پوڑا، قاری محمد اویس ندیم، قاری محمد عالم، حافظ محمد یوسف، قاری محمد طاہر مسلم، محمد احمد مجاہد، امام دین سلفی، حافظ حبیب، قاری نوید الرحمن، قاری سرور، ڈاکٹر حبیب الحق، قاری محمد رمضان، صفی عبدالرحمن، اشتیاق شاہد ربانی، عبدالاکبر عباسی، رضا اللہ سلفی، قاری مسعود، ماسٹر شریف، قاری عبدالسلام، حافظ احسان الحق اسد، ڈاکٹر عبدالغفار حسن، قاری اللہ دے، بنیامین اوڈ، عبدالغفار سلفی، قاری محمد احمد، قاری عبدالرحمن، قاری اللہ دے ظفر 142/P

[illegible]

لَیْنُ شَکْرَتُمْ لَا زَیْدَانِکُمْ

خدمت کے مسلسل 14 سال مکمل اور 15 واں سال 1437ھ (2016ء-2015ء) کا آغاز ہونے پر ہم اپنے احباب جماعت کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور آئندہ ضیوف الرحمن کی خدمت کرنے کا عزم کرتے ہیں۔

عمارِ جنت سرہ ویزہ

حج انوار محمد عمر 13407

اکانومی ٹیکج کے ساتھ ساتھ 3-4-5 سٹارز پیکیج بھی دستیاب ہیں۔

تمام ایئر لائن کی ٹکٹیں بازار سے بارعایت حاصل کریں۔

زیر سرپرستی

ابانا محمد زبیر مجاہد

امیر مرکزی جمعیت الامدیث مٹوکی (قصور)

چیف ایگزیکٹو

گرامت اللہ

رٹائرڈ O.T. مینجر
0300-4619256
0321-4619256

زیر نگرانی

شاعر اسلام صاحب

نذیر احمد سجانی

0323-4315701

اسطوانہ حج و عمرہ سروسز (Pvt) لمیٹڈ
بالمقابل ریلوے کیسبن پیکورڈ کوٹ لکھپت لاہور
Ph. 042-35943765 - Fax: 042-35943766
Mobile: 0300 / 0323 / 0343 - 4619256
Email: astawana.hajj@gmail.com



آفس مینیجر

حافظ عبدالرحمن

0334-14524110

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان
کے زیر اہتمام

دوسرا آل پاکستان طلبہ کنونشن اہل حدیث



11:00 بجے دن

15 نومبر اتوار بلدیہ ہال شہر خوپورہ 2015ء

محمد عمران مجاہد (فیروز ڈواں)

0302-7510920 042-37729933

منجانب

چیف آرگنائزر
اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان
جناب محترم
عبد القادر
عبد القادر

Weekly AHL-E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No

116

8 تا 6 نومبر 2015

جمعہ ہفتہ اوار

ابن سعد سے دو اصول

ناجیہ مرکزی کتب خانہ

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

80 ویں سالانہ روزہ

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

خطبہ جمعہ المبارک

مولانا عمر الشریف آبادی

فیقہ المثل

کافر نس

تبیغی ضلالتی

عزیز گاہ اہل حدیث محلہ کچھوہ

0302-4278396
0337-7684002

اللہ فی الی الیہ مرکزیت اہل حدیث و اہل حدیث یوٹھ فورس تحصیل شوکوٹ ضلع جھنگ